وحی

یعنی

صحیفۂ مُفتی

علم اخلاق الٰہی کے چند بیش قیمت اصول

جنکو مفتی محمد الدین صاحب ساکن شادیوال ضلع
گوجرات نے تصنیف کیا

پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۰۰ء میں

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں باہتمام منشی عبدالعزیز مینجر کے شایع ہوا

قیمت [illegible]

سرّ ما اوحے

یعنی

صحیفۂ مفتی

دیباچہ

یہ وے باتیں ہیں۔ جو نہ روحِ قدس کے ذریعے میرے پاس پہنچیں۔ نہ وحی کے وسیلے گوش گذار ہوئیں۔ نہ میں نے رویائے صادقہ میں اس قسم کا اشارہ پایا۔ نہ الہام کے طریق پر اُن کا خیال میرے دل میں آیا۔ نہ روحانی صداقتوں کا میرے پاس ذخیرہ تھا۔ جن کو میں نے اپنے الفاظ میں ملبوس کیا۔ نہ کسی دیوی۔ دیوتا۔ مؤکّل اور رب النوع کی نظر عنایت تھی۔ کہ یہ کچھ لکھا گیا۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ براہِ راست خداوند نے خود بھی مجھے یہ باتیں نہیں بتائیں اور نہ میری انسانیت اور آدمیت کے لحاظ سے یہ میرا اپنا کلام ہے +

الراقم

بنی نوع ہر جنس کا خیرخواہ مفتی محمد الدین

ساکن شادیوال ضلع گجرات

(ن) تو خداوند اپنے سچے خدا کو اپنے دل ہی میں نہ بلکہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں اور مکھیوں اور مچھروں کی دلجوئی اور دلداری میں تلاش کر۔

تو بھڑوں کے چھتّوں میں مصری کی تلاش میں نہ جا۔ کیونکہ وہ اُن کے بچّوں کی خوراک ہے۔ بلکہ خدا کی تلاش میں جا۔ کیونکہ تو وہاں خدا کو پائیگا۔

اور تو مکھیوں کے چھتّے میں شہد کی تلاش میں نہ جا۔ کیونکہ وہ اُن کے بچّوں کی خوراک ہے۔ بلکہ خداوند اپنے سچے خدا کی تلاش میں جا۔ کیونکہ تو وہاں خدا کو دیکھیگا۔

(ب) انجان اور معصوم بچّے اپنے اعتقاد سے خون کو دودھ بناتے اور سمجھ والوں سے خدمت لیتے ہیں۔ اور بھڑ اپنے بچّوں کو مصری سے پالتے ہیں۔ اور مکھیاں اپنے بچّوں کو شہد کھلاتی ہیں۔ اور خود بھی شہد ہی کھاتی ہیں۔ یہ تو اُن کا اعتقاد ہے۔ پر تو اپنا اعتقاد دیکھ۔ کہ تو عقلمند ہو کر اور انسان ہو کر ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اور اپنے اور اپنے بچّوں کے لئے دن کی روٹی دن کو اور رات کی روٹی رات کے وقت میسّر نہیں کر سکتا بلکہ ایک وقت کی روٹی کیلئے سیکڑوں منصوبے سوچتا اور ہزاروں حیلے بہانے اور لاکھوں فریب کرتا ہے۔ جو کوئی خداوند سے مانگتا۔ اور جو کچھ مانگتا ہے۔ وہ اسے دیتا ہے۔ اور جو کوئی خداوند سے سوال کرتا اور جس طرح کا سوال کرتا ہے۔ وہ اُسے نا اُمید نہیں کرتا۔ پر جو لوگ کہ مانگتے ہیں

از بیکس

صحیفہ کز نشانِ بے نشان است　　خوشا مفتی کہ بہ شانش بیاید

ز بہرِ طالبانِ وصلِ دلدار　　نقابے از رخِ دلبر کشاید

کلامِ معنوی سرِّ حقیقی　　کہ کفر و شرک را از دل رباید

مصفّا مے کند دل را ز غفلت　　طبیعت را چو ہادی راہ نماید

الف از دل کشیدہ پیش بیکس

خرد گفتا کہ تا زنخش نشاید

تو اپنا اعتقاد دیکھ۔ کہ تجھے روٹی کا پھٹا پرانا کپڑا میسر نہیں آتا۔ پر تو کہیگا۔
کہ بہت سے ایسے ہیں۔ کہ وے نہ اعتقاد کے اچھے ہیں۔ اور نہ یقین کے
پورے۔ وہ بہت سی دولت رکھتے ہیں۔ اور اُس پر فخر کرتے ہیں۔ اور
نازاں ہیں۔ اور جو کچھ اُن کے پاس ہے۔ اُسے اپنی محنت کا صلہ سمجھتے
ہیں۔ اور خداوند کو بالکل نہیں جانتے۔ پر تو سچے دل سے جان رکھ۔ کہ
وے اس سانپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ جو خزانہ پر بیٹھا ہوتا ہے
کیونکہ وہ خزانہ ہی اُس کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ پھر تو کہیگا کہ بہت
سے ایسے ہیں کہ جو بہت سا مال رکھتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ اور دوستوں
اور ہم صحبتوں کو کھلاتے ہیں اور نشے اڑاتے ہیں۔ اور خوشی میں پھولے
نہیں سماتے۔ اور جب کوئی حاجت لے کر آتا ہے۔ اور خدا کے لئے کچھ مانگتا
ہے۔ تو وہ اُس پر ہنستے ہیں۔ اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اگر
خدا کو یہ منظور ہوتا۔ کہ تمہیں کچھ دیا جائے۔ تو وہ خود تمہیں دے دیتا
پر تو جان رکھ۔ کہ ایسے لوگوں کے لئے دولت ایک لولی ہے۔ جو عمدہ لباس
رکھتی ہے۔ اور دل لبھانے والی اداؤں سے اپنے مشتاقوں کو پھنساتی ہے
اور سوزاک کی مرض میں مبتلا ہے۔ پس یہ لوگ اُس کی صحبت سے خوشی کے
ساتھ سوزاک بھی لے لیتے ہیں۔ اور اس سوزاک کی حالت میں اُن کا جی
ناجائز صحبت سے نہیں رجتا۔ اور دن رات اسی کام میں مشغول رہنے
کے سبب دن بدن اُن کا زخم بڑھتا جاتا ہے۔ اور جس قدر دولت زیادہ

اور انہیں نہیں دیا جاتا۔ یا جو لوگ کہ سوال کرتے ہیں۔ اور انہیں نا امید پھیرا جاتا ہے۔ سمجھ لو کہ اُن کے اعتقاد میں فرق ہے +

(ج) پھر دیکھ۔ کہ درخت سردی میں اپنا لباس یعنی پتّے اتار دیتے ہیں کیونکہ انہیں گرمی معلوم ہوتی ہے۔ یہ تو اُن کا اعتقاد ہے۔ پر تو اپنا اعتقاد دیکھ۔ کہ تو سردیوں میں سردی کے مارے گرم کپڑوں اور گرم مکانوں اور نرم اور گرم بچھونوں کے لئے مارا مارا پھرتا ہے۔ نہیں سوچتا کہ چھوٹی سی چڑیا درخت کی کسی ٹہنی پر بیٹھی ہے۔ اور سخت سردی میں موسلا دھار مینہ اور اولوں اور آندھیوں کی پرواہ نہیں کرتی۔ نہ اُس کے پاس گرم کپڑے ہیں۔ نہ گرم مکان ہیں۔ اور نہ نرم اور گرم بچھونے ہیں۔ اس پر ننھی جان ہے۔ کیا سردی اسے نہیں ستاتی۔ ہاں سردی اسے نہیں ستاتی۔ کیونکہ سردی اسے ستاتی ہے۔ جس کے اعتقاد میں فرق ہے۔ پر تو کہیگا۔ کہ سارے آدمیوں کو سردی معلوم ہوتی ہے۔ یا بہت سے آدمی ہیں۔ کہ جن کے پاس گرم کپڑے اور گرم مکان اور نرم اور گرم بچھونے نہیں۔ پس تو جان لے۔ کہ تب سارے آدمی ہی یا بہت سے آدمی ایسے ہیں۔ کہ جن کے اعتقاد میں فرق ہے۔ خداوند لومڑی کو قیمتی سمور دیتا ہے۔ جو سردیوں اور گرمیوں میں اُسے گرمی اور سردی سے بچاتا ہے۔ چھوٹے بزغالہ کو گرم اور سرد پوستین دیتا ہے۔ جو جاڑے اور گرمی میں اُس کے کام آتی ہے۔ ریشم کا کیڑا ریشم کا نیا کفن پہن کر مرتا ہے اور یہ اُس کا اعتقاد ہے۔ اور

روٹی کھلائے۔ اگر تو چاہتا ہے۔ کہ خدا تیرے گھر پر اپنی رحمت نازل کرے۔
اور تو آفات سے محفوظ رہے۔ تو روٹی کھانے کے وقت پہلے مفلس ہمسائے
کے یتیم بچے کو بلا کر پیار سے روٹی کھلا۔ اور پھر اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو
کھلا۔ پھر اپنے ماں باپ کو کھلا۔ پھر آپ کھا۔ پھر تو دیکھیگا کہ رحمت اور برکت
کس طرح نازل ہوتی ہے۔ کیونکہ خداوند کی طرف سے جو رحمت اور برکت
ہے۔ وہ اِسی میں ہے۔ مُرغی کو دیکھ۔ کہ وہ اپنے اور دوسری مرغیوں کے
انڈوں میں تمیز نہیں کرتی۔ اور ایک ساتھ سیتی ہے۔ پھر جب بچے
نکلتے ہیں۔ تو بھی سب کو برابر دانہ دیتی ہے۔ اور سب کو اپنے پروں
کے نیچے چھُپا کر سردی اور گرمی سے بچاتی ہے +

(۳) خداوند اپنا شان چھوٹے چھوٹے بیل بوٹوں میں بھی ویسا ہی
دکھاتا ہے۔ جیسا کہ بڑے بڑے شاندار درختوں میں۔ پس تو یہ کہ کر
مغرور مت ہو۔ کہ میں بڑا ہوں۔ یا یہ کہ کر کہ میرے برابر کوئی نہیں۔
کیونکہ جو بڑا ہے۔ اُسے گرایا جائیگا۔ اور جو اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا
اسے نیست و نابود کیا جائیگا +

(۴) اور یہ کہ کسی جانور کو ذبح مت کر۔ کہ میں خداوند تعالےٰ
کے نام کی قربانی دیتا ہوں۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ کے نام کی قربانی یہ
نہیں۔ کہ تو اس کی حکمت اور قدرت سے پیدا کئے ہوئے جانداروں کو
جان سے مارے اور آپ کھائے۔ یا اپنے بھائیوں کو کھلائے۔ بلکہ خداوند

ہوتی ہے۔ زخم گہرا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ نہائت جان کنی اور مصیبت کی
حالت میں موت آتی ہے۔ اور ان کو اور ان کے بہت سے دوستوں کو اس
عذاب سے چھڑا کر خداوند کے عذاب میں مبتلا کرتی ہے دیکھانا۔ ان کی
خوشی اُن کے ساتھ جاتی ہے۔ پر جو لوگ کہ حلال اور بجا ذریعوں سے مال
حاصل کرتے ہیں۔ اور خداوند اپنے خدا کے لئے خیرات کرتے اور دوستوں
کو کھلاتے اور اچھے اچھے کاموں پر صرف کرتے اور مسکینوں۔ محتاجوں۔
بیووں یتیموں۔ ہمسایوں اور مسافروں کی دستگیری کرتے ہیں۔ وہ اپنا
تمام مال جو کہ وہ خود بھی کھاتے ہیں۔ خدا کے پاس جمع کرتے ہیں۔ اور
خداوند اُن کو اس سے بہت زیادہ دیگا۔ اور ایک ایسی چیز دیتا ہے۔ جو
قیمت میں تمام دنیا کی قیمت سے زیادہ ہے۔ اور وہ اطمینان سچی خوشی۔ رضا
اور سچا اعتقاد ہے۔ جو کہ خدا کی معرفت کے سوا حاصل نہیں ہو سکتا۔ مانگو
کہ خداوند تعالے تمہیں دیگا۔ کیونکہ جو کوئی خداوند سے مانگتا ہے اور جو
کچھ مانگتا ہے۔ وہ اُسے دیتا ہے۔ اور جو کوئی خداوند سے سوال کرتا ہے اور
جس طرح کا سوال کرتا ہے وہ اُسے نا امید نہیں کرتا۔ پر جو لوگ کہ مانگتے
ہیں۔ اور انہیں نہیں دیا جاتا۔ یا جو لوگ کہ سوال کرتے ہیں۔ اور انہیں
نا امید پھیرا جاتا ہے۔ سمجھو کہ اُن کے اعتقاد میں فرق ہے

(د) اور جب تیرے معدہ میں بدہضمی معلوم ہووے۔ اور جانے کہ تکلیف
میں ہے۔ تو اُٹھ۔ اور ہمسائے کے یتیم بچے کو پوچھ۔ کہ اُسے آج کس نے

تمہارے ہاتھ سے ذبح کراتا ہے۔ پر تو جان لے۔ کہ ایک چیونٹی کو ضرر
پہنچانا اور دیدہ دانستہ تکلیف دینا ایک آدمی کے خون کرنے کے برابر
ہے۔ اگرچہ تمہاری شریعتیں تمہیں اس معاملہ میں گرفتار نہیں کرتیں
مگر خداوند کے نزدیک تم نہیں چھوٹ سکتے۔ اگر تم بہادر ہو۔ اور تمہارے
ہاتھ میں تیر اور کمان ہے۔ تو خبردار "سبحان تیری قدرت" بولنے والے
تیتر۔ اور "یوسف درچاہ" کی خوشخبری کا نعرہ بلند کرنے والی فاختہ کی جان
کا دشمن نہ ہونا۔ بلکہ اُس پر ہاتھ صاف کرنا۔ جو اندر سے تمہیں ہدایت
کرتا ہے۔ کہ تیتر اور فاختہ اچھے شکار ہیں۔ تو جس مرغ کو ذبح کر کے
کھاتا ہے۔ وہ خداوند کے نزدیک تجھ سے کئی درجے اچھا ہے
کیونکہ اُس نے اپنے اس فرض کو جو خداوند کی طرف سے اُس کے ذمہ
ہے۔ کبھی نہیں بھلایا۔ یعنی ہر روز سویرے اٹھ کر بانگ دیتا ہے۔
اور دینداروں کو خدا کی عبادت کے وقت کے قریب آنے کی خوشخبری
دیتا ہے۔ اور دنیا داروں کو خواب غفلت سے بیدار کرتا ہے۔ اور
جب تک کہ تمام لوگ اپنے اپنے بستر سے اٹھ نہ کھڑے ہوں چپ نہیں
کرتا۔ کیا اے ظالم۔ ایسا جانور اس قابل نہیں کہ تو اس پر رحم کرے
اور جب تو بکرے کو ذبح کرنے کے لئے جاتا ہے۔ تو وہ "میں" کر کے
رک جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ کہنا چاہتا ہے۔ کہ میں
بے زبان نے تیرا کیا بگاڑا۔ کھانے پینے کی اچھی اچھی چیزیں دنیا

چاہتا ہے کہ تم انہیں پالو۔ اور خوش رکھو۔ کیونکہ یہ بھی ویسی ہی جان رکھتے ہیں۔ جیسی تم اور تمہارے بھائی۔ اور تمہارے بچے۔ اور تمہارے دوست جان رکھتے ہیں۔ اور ویسا ہی درد محسوس کرتے ہیں۔ جیسے تم اور تمہارے بھائی۔ اور تمہارے دوست محسوس کرتے ہیں۔ اور ویسا ہی مصیبت اور درد سے بچنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ تم اور تمہارے بھائی۔ اور تمہارے بچے اور تمہارے دوست مصیبت اور درد سے بچنا چاہتے ہیں۔ اور دیکھو کہ جب تمہاری پالی ہوئی مرغی کو بلّی لے جاتی ہے۔ تو تم کتنا افسوس کرتے ہو۔ کہ ہم نے اسے کس محنت سے پالا۔ حالانکہ تم نے اُسے کچھ نہیں پالا۔ وہ خداوند کا دیا ہوا دانہ چُگ کر اور خداوند کی زمین پر اِدھر اُدھر چل پھر کر پلی۔ کیا خداوند کو اپنے پیدا کئے ہوئے جانداروں کے ساتھ اتنا بھی پیار نہیں ہے۔ جتنا کہ تجھ کو اپنی پالی ہوئی مرغی کے ساتھ۔ اس پر شائد تو یہ کہیگا۔ کہ مرغی کے کھانے کا بلی کو استحقاق حاصل ہے۔ پر ہمیں کیوں نہیں۔ پر تو جان لے۔ کہ بلّی مرغی کے درد اور تکلیف کو نہیں معلوم کر سکتی۔ اور نہ اس بیقراری کو جانتی ہے۔ جو مُرغی کو گرفتار کرنے سے اسے حاصل ہوتی ہے۔ پر تو جانتا ہے۔ ہاں اگر خداوند کے نام کی قربانی دیا چاہتے ہو تو اس سؤر کو مار کر قربانی دو۔ جو تمہیں گوشت کھانے پر مجبور کرتا ہے۔ اور تمہارے دل میں گوشت کے مزے اور لذت کی چٹکیاں لیتا ہے۔ اور ناحق بے گناہ جانداروں کو

کر تجھے آسمان سے روٹی نہ اُترے۔ تو جا۔ تمام جانوروں کو ذبح کر
ور خود کھا۔ اور اپنے بھائیوں۔ بیٹوں اور دوستوں کو کھلا۔ خداوند
یک کی بھی باز پرس نہیں کریگا۔ مگر ایسا نہیں ہوسکتا۔ کہ تو آسمان
ی طرف سچے یقین اور دلی عقیدت سے منہ اُٹھائے۔ اور تجھے آسمان
سے غذا نہ اُترے۔ پھولوں کی پنکھڑیوں اور گھاس کی پتیوں کی
طرف دیکھ۔ کہ رات کو جب وہ اپنے لب خشک اور اپنی حالت پژمردہ
دیکھتی ہیں۔ تو ضرورتِ آب کے لئے اپنا رُخ آسمان کی طرف کرتی
ہیں۔ اور جھٹ شبنم اُتر کر اُن کے منہ کو تر کر دیتی ہے۔ اور
وہ اپنی غذا پاکر تر و تازہ اور شاداب ہو جاتی ہیں۔ کیا اے کم اعتقاد
یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کہ جو کوئی خداوند سے مانگتا ہے۔ اور جو کچھ
مانگتا ہے۔ وہ اُسے دیتا ہے۔ اور جو کوئی خداوند سے سوال کرتا
ہے۔ اور جس طرح کا سوال کرتا ہے۔ وہ اُسے نا اُمید نہیں کرتا۔
پر جو لوگ کہ مانگتے ہیں اور انہیں نہیں دیا جاتا۔ یا جو لوگ کہ
سوال کرتے ہیں۔ اور انہیں نا امید پھیرا جاتا ہے۔ سمجھ لو کہ اُن
کے اعتقاد میں فرق ہے ٭

(ف) اور جب تمہیں اپنے دل میں شہوت معلوم ہو اور تمہارا
کوئی جوڑا نہ ہو۔ اور دل کسی عورت کی ناجائز صحبت پر مجبور کر رہا
ہو۔ تو اُٹھ اور اپنی ماں بہن سے درخواست کر۔ پس اگر تیرا دل نا

میں موجود ہیں۔ میرے مارنے سے کیا حاصل + اور جب کوئی شخص
تیرے عیب میں تیرے سامنے پکڑا آوے تو تو اپنی طرف سے اسے
چھوڑ دے۔ اور کسی قسم کا مواخذہ نہ کرے۔ بلکہ شکر کر۔ کہ خداوند
نے تجھے معاف کرنے والوں سے بنایا۔ تو خود کسی گناہ کی سزا میں
پکڑا نہیں آیا +

(ص) اور جو کوئی اینٹ کی مانند سچ اور سچائی کے سانچے میں
ڈھلتا ہے۔ اور استقلال کے پژاوہ میں پکتا ہے۔ وہ بڑے کام
کا آدمی ہو جاتا ہے جس طرح پکی اینٹیں عمدہ عمارتوں کے کام آتی ہیں۔ اور
انہیں دولت منداور صاحب ثروت لوگ خرید لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ آدمی
بھی معاملات دینداری میں نیکی اور بھلائی کی بنیاد قائم کرنے کے لئے بہت
اچھے کام آتا ہے۔ اور خداوند اسے اس کام کے لئے خرید لیتا ہے +

(ط) اور جس طرح پروانے کے دل کی جلن حریص مکھی کو نہیں مل
سکتی۔ اور فراقِ گل میں بلبل کی آہ و فریاد اور شور و فغاں اور طبیعت
کا اُلجھن سیہ باطن کوّے کو نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح دنیا کے کتے اور
مال و دولت کے حریص آدمی کے دل و زبان خداوند کی محبت اور اُس
کے فکر و ذکر و شکر کے لایق نہیں سمجھے جاتے +

(ع) اگر تجھے سخت بھوک لگی ہو۔ اور تیری روٹی کا وقت گذر رہا ہو
تو تو سچے یقین اور دلی عقیدے سے اپنا مُنہ آسمان کی طرف اُٹھا۔ پس

مردود ہے۔ کیونکہ وہاں ایسے آدمیوں کی باریابی نہیں۔ اور اگر تو
روپیہ پیدا کرے۔ اور سود کے لئے قرض پر دے تو تو سود لینے والا
ہے۔ پر خداوند کو دیکھ۔ کہ وہ اپنی بے بہا نعمتیں کسی انسان کو
اس غرض سے نہیں دیتا کہ اس سے اُسے کچھ نفع کی اُمید ہے۔
پر جو چیز کہ خداوند تعالےٰ نے تمہیں مفت دی۔ مفت دو۔ اور اگر
مفت نہیں دے سکتے۔ تو بدلے کا بدلہ لو۔ پر وے جو سود پر قرض دیتے
یا لیتے ہیں۔ وہ خداوند کی اس برکت سے محروم ہیں۔ جو اچھے انسانوں کے
شامل حال ہوتی ہے۔ اور جس کو اطمینان۔ خوشی اور سچا اعتقاد کہتے ہیں
سود کا روپیہ دونو کے سینے کا سانپ ہے۔ جو ان کے سینوں پر لوٹتا ہے
اور ایمان کو چاٹتا ہے۔ کیونکہ مقروض جھوٹا اور بے ایمان۔ اور قرض خواہ
بے حمیت اور بے دین ہے۔ اور اگر روپیہ پیدا کرو۔ اور اُسے جوڑو۔ تو تم
بخیل ہو۔ اور بخیل خدا کی رویت سے محروم ہے۔ کیونکہ وہ اپنا ایمان روپے
کو دے چکا ہے۔ اور اگر روپیہ پیدا کرو۔ اور اُسے کھودو تو تم قمار باز ہو اور
قمار باز شیطان کا جلیس ہے۔ کیونکہ اُس کا دل وسوسوں سے خالی
نہیں رہ سکتا۔ اور نہ وہ کبھی آرام اور اطمینان سے حاصل کر سکتا ہے
اور اگر روپیہ پیدا کرو اور اُسے بخش دو۔ خیرات کر دو۔ مفید عام کام پر لگا
دو۔ بیووں۔ یتیموں۔ ہمسایوں اور مسافروں کی استعانت میں خرچ کر دو
تو تم سخی اور فیاض ہو۔ اور سخی اور فیاض کا خداوند کے نزدیک بڑا رتبہ ہے۔

معترض قرض

آدمیوں کی کوئی شریعت یا گورنمنٹ کا کوئی حکم تجھے اس کام سے روکے۔ تو اُسے کہنا۔ کہ مجھے اس طرف سے بھی روک دے۔ کیونکہ خداوند نہیں چاہتا۔ کہ تم اپنی متعلقہ عورتوں یعنی ماں اور بہن کو چھوڑ کر دوسری عورتوں کو نظرِ بد سے دیکھو۔ اگر تم یہ گوارا کر سکتے ہو۔ کہ ایک عورت ایک سے زیادہ خاوند کرے۔ مثلاً تمہاری عورت ہی تمہارے سوا ایک اور ایک خاوند رکھے تو تمہاری عورت کو بھی گوارا ہے۔ کہ تم ایک عورت کو رکھو۔ لیکن چونکہ تم پہلی بات گوارا نہیں کرتے۔ اس لئے خداوند نہیں چاہتا۔ کہ ایک کے حق میں بے انصافی کی جائے + اور جب تو چلے۔ تو اکڑ کر چل۔ کیونکہ مینڈھا جب جوانی پر آتا ہے۔ تو شہوت کی وجہ سے اکڑ کر چلتا ہے +

(ق) اور اگر تمہیں یہ منظور ہے۔ کہ ہم جس قدر دولت حاصل کر سکتے ہیں۔ حاصل کریں اور پھر حاصل کی ہوئی دولت میں سے جس قدر بچا سکیں بچائیں۔ تو خداوند کو یہ منظور ہے۔ کہ جس قدر تمہارے پاس بچ رہی ہے۔ اسے خدا کے پاس امانت کے طور پر جمع کر دو۔ تاکہ تمہیں احتیاط کی ضرورت نہ رہے +

(ک) پھر اگر تو چاہے کہ دولت کا اچھا استعمال سیکھے۔ تو دیکھ اور خیال کر۔ کہ اگر تو روپیہ پیدا کرے۔ اور اُس کے زیور بنائے۔ تو تو خود بین اور خود نما ہے۔ اور خود بین اور خود نما خداوند کی بارگاہ سے

عورتوں ... شل ما بہن ... دیکھو

کہ تو روٹی کے لئے اور روٹی تیرے لئے۔ کیونکہ ایک چیز دوسری کا سبب اور دوسری چیز پہلی کا سبب نہیں ہو سکتی۔ تو ایک سوداگر ہے۔ جو تجارت کے لئے آیا۔ مگر سمندر کے کنارے پہنچ کر تمام سال مچھلی کے شکار اور اِدھر اُدھر کی کھیل کود میں ضائع کر دیا۔ کیا تو نے اپنے سرمایہ کے روپے کو برباد نہیں کر دیا۔ کیا جس مہاجن کا روپیہ ایک سال تمام سود پر نہ رہے وہ تنگدست نہیں ہو جاتا۔ پر جس شخص کا سارا سرمایہ تمام عمر سود پر نہ رہیگا کیا وہ مفلس نہیں ہو جائیگا۔ اور بھیک مانگنے تک اُس کی نوبت نہیں پہنچیگی۔ اب تو بتا کہ تو اپنے گھر کس منہ جائیگا۔ افسوس کہ تو نے سوائے ندامت اور ملامت کے کچھ بھی نہیں خریدا۔

اور تو باغ لگانے کے لئے ایک شہر میں بھیجا گیا ہے۔ تا کہ پھلدار درخت باغ میں بوئے۔ پر تُو نے خاردار جھاڑیاں بوئیں۔ اب باغ کے مالک سے کس منہ سے کس کام کی اُجرت مانگیگا۔ کیا اس کام کی۔ کہ تو نے خارداریاں بو کر اُس کی زمین کا ستیاناس کر دیا۔ وہ تجھے کچھ بھی نہ دیگا۔ مسافر جو کہ سرائے میں اترتا ہے۔ وہ ایسی خواب غفلت میں نہیں اُترتا کہ صبح گجردم قافلہ چلے اور اُسے خبر بھی نہ ہو۔ پر تیری غلطی ہے کہ تو ایسا کرتا ہے۔ اپنے آپ کو خداوند کی طرف لگاؤ۔ کیونکہ برات میں جو دولھا کے ساتھ کا نہیں ہے۔ نہیں بیٹھنے پائیگا۔

(ن) اور جب تو گناہ کرے۔ تو خداوند کے سامنے اقرار کرکے توبہ کر

مگر سب سے اچھّا وہ ہے۔ کہ نہ دولت کو حاصل کرتا ہے۔ اور نہ اُس کا
استعمال سیکھتا ہے۔ کیونکہ خداوند کے نزدیک سب سے وہ اچھا ہے۔
جسے دولت نہ آزمائے یا وہ جو دولت کی آزمائش میں سے پورا نکلے۔ اور
دوسری بات مشکل ہے۔ کیونکہ بہت کم لوگ سمجھتے ہیں کہ دولت کیوں ہے مگر
یہ نہیں جانتے۔ کہ غصّہ استعمال کرنے کے لئے نہیں۔ روکنے کے لئے ہے
تاکہ بُردباری اور تحمل کی عادت پیدا ہو جاوے +

(ل) اور تو کسی بڑے تالاب پر جا۔ اور ایک چھوٹا سا کنکر اس میں پھینک
دے اور دیکھ۔ کہ اس کنکر کے گرنے سے جو حرکت پیدا ہوئی ہے یہ چھوٹے
چھوٹے حلقے۔ بناتی کنارے تک پہنچیگی۔ پس اسی طرح تیرے گناہ یا ثواب کی
ایک چھوٹی حرکت یعنی تیرا چھوٹے سے چھوٹا گناہ یا ثواب اسی طرح کے حلقے
بناتا۔ خدا تک جو چاروں طرف محیط ہے پہنچتا ہے اور تو معلوم کرتا ہے کہ میرے
گناہ زائل ہوتے جاتے ہیں۔ اور جب تجھے کوئی شریعت کہتی ہے کہ فرشتہ
تیرے گناہ اور ثواب لکھتے جاتے ہیں۔ تو تو اعتقاد نہیں کرتا۔ مگر تو صاف
غلطی کرتا ہے۔ کیونکہ کوئی شریعت جھوٹ نہیں کہتی +

(م) گھاس کا ایک پتا بھی ایسا نہیں جس کو خداوند تعالےٰ نے بیفائدہ
پیدا کیا ہو۔ پس تو جان لے۔ کہ بیشک تو روٹی محنت سے کماتا ہے۔ اور پیٹ
پالتا ہے۔ اور تیرا پیٹ بھرنا تجھے چلنے پھرنے اور بقائے حیات کی طاقت
دیتا ہے۔ مگر تیری بقائے حیات بالکل بے فائدہ نہیں ہو سکتی۔ پس اس طرح

سے اپنے دل کے خاص خاص الجھن ایک دوسرے کے آگے ظاہر نہ کرسکتا
پر خداوند کو منظور تھا۔ کہ وے دونو ایک دوسرے کے ہمراز ہوں۔ اس
لئے جب حوّا اس کے جسم سے پیدا کی گئی۔ تو اُس کے دل سے غیریت اُٹھ
گئے۔ اور اُس نے اسے اپنا جسم سمجھا۔ اور اپنے دل کی بات اور اُس
کے دل کی بات ایک خیال کی۔ اور وہ دونو ہمراز ہوئے۔ پر تم دیکھو
کہ تم اپنی عورتوں کو مارتے اور گھر سے نکال دیتے اور بدزبان بکتے ہو اور
ان کے سچے ہمراز نہیں بنتے ہو۔ اور ان کے دل کی کیفیت نہیں پوچھتے
ہو اور خداوند سے نہیں ڈرتے ہو کہ وہ ایسا نہیں دیکھنا چاہتا۔ پھر
اگر حوّا آدم کے سر سے پیدا کی جاتی۔ تو آج تمہاری عورتیں تمہاری سوار
ہوتیں۔ اور جس طرح تم اب انہیں بیاہنے جاتے ہو۔ وہ تمہیں بیاہنے
جاتیں۔ اور جس طرح تم انہیں اب گھر سے نکال دیتے ہو۔ وہ تمہیں گھر
سے نکال دیتیں۔ اور یہ اس لئے ہوتا۔ کہ سر میں سرداری کی طاقت ہے
اور اگر حوّا آدم کے پاؤں سے پیدا کی جاتی تو تمہاری عورتیں بجا طور پر
اس طرح کی ذلت اٹھاتیں۔ اور غلام بنتیں اور لونڈیاں قرار دی جاتیں
اور اذیتیں سہتیں۔ اور جوتیاں بنتیں۔ جیسا کہ اب بیجا طور پر تمہاری
حماقت کا شکار ہیں۔ کیونکہ تم اور تمہارے بھائی اکثر پرائیوٹ طور پر
ایک ایک دو دو تین تین۔ چار چار عورتیں اپنا دین اور ایمان کھوتے
اور خداوند سے دور رہنے کے لئے رکھتے ہو۔ اور اصل عورت کو مارتے

پر اگر تو گناہ کرے۔ اور توبہ نہ کرنی چاہے۔ تو اپنے آپ کو گناہوں کے
لئے وقف کر دے۔ کیونکہ گناہ انسان کے وجود میں اس طرح پھیلتا ہے۔
جس طرح دیار کا درخت صاف زمین میں۔ مگر خداوند کا ہرگز یہ منشا نہیں
ہے۔ کہ انسان گناہوں کے لئے وقف کیا جائے +

(و) اور ابتدا کا خیال کر۔ کہ خداوند تعالےٰ نے صرف آدم کو پیدا کیا۔
وہی آدم جو دیدہ دانستہ آزمائش میں پڑا۔ اور اپنا اعتقاد ایک گندم کے
دانے کے بدلے بیچ ڈالا۔ ہاں وہ آدم جو خداوند کی شکل پر پیدا کیا گیا
اور جس کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ وہی یاد فراموش آدم جو بہشت سے
نکالا گیا۔ وہی قدرت کا نمونہ آدم جس کے دل میں ایک خاص سِرّ
پوشیدہ رکھا گیا۔ پر تو کہیگا کہ وہ کون سا سِرّ ہے خدا کا۔ جو اس
ضعیف البنیان میں پوشیدہ رکھا گیا۔ وہی سِرّ جس کو خدا کی معرفت
خداوند کی حقیقت۔ ایمان اور اعتقاد کہتے ہیں۔ آدم نے خدا کی محبت کا
مزہ پایا۔ اور دیکھو کہ جب اسے جوڑے کی ضرورت ہوئی تب خداوند
نے اپنی قدرت کاملہ سے اُس کی پسلی سے جوڑا پیدا کیا۔ اور اس
عورت کا نام حوّا ہُوا۔ خداوند جانتا ہے کہ حوّا کو آدم کے وجود سے کیوں
پیدا کیا۔ اور نیز یہ کہ حوّا پسلی سے کیوں پیدا کی گئی۔ بس اگر آدم کا جوڑا
اس کے وجود سے نہ بنایا جاتا۔ تو وہ اسے اپنا غیر جانتا۔ اور اُس سے
اُلفت نہ کرتا۔ کیونکہ وہ کسی جسم کی اُلفت کا خوگر نہ تھا۔ اور ہر ایک ان میں

استغنا۔ رحم اور عفو کی خوبیاں نہ ہوں تو وہ کمینہ۔ پاجی۔ مکروہ۔ ذلیل۔
اور خود غرض سمجھا جائیگا۔ اور جس عورت میں عقل و شعور۔ حسن انتظام۔ سلیقہ
پارسائی۔ حیا۔ پاکدامنی۔ جذب قلب۔ رقت۔ نرم دلی۔ محبت کی خوبیاں نہ
ہوں تو خواہ کیسی ہی حسین شکیل اور خدا کی قدرت کا نمونہ ہو۔ خوش لباس
گڑیا سے زیادہ نہ سمجھی جائیگی +

(ھ) پھر دیکھ۔ کہ آسمان سے جو شبنم اترتی ہے۔ گملے میں لگائے ہوئے اُن
پھولوں پر نہیں پڑتی۔ جو کسی درخت یا مکان کے سائے کے نیچے ہوں پس
خداوند کی رحمت اور برکت بھی اس آدمی پر نہیں اُترتی۔ جو کسی کے
سائے کے نیچے ہے۔ خداوند چاہتا ہے۔ کہ تم اپنے تمام سائے میں کردو۔
کیونکہ یہ جھوٹے اور ناپائدار سائے ہیں۔ اور سچی عقیدت اور دلی یقین سے
اپنے سر پر خدا کا سایہ سمجھو۔ اور جان لو۔ کہ وہ سچا مالک۔ سچا رزاق۔ سچا
حافظ۔ سچا معاون۔ سچا رفیق۔ سچا ہمراز۔ اور سچا دلدار ہے۔ خداوند وہ سچا
مالک ہے۔ جو مارنے اور جلانے کی پوری قابلیت رکھتا ہے۔ خداوند وہ سچا
مالک ہے۔ جس کو اپنی انکساری جتلانے کی ضرورت نہیں۔ اور جو بن
کہے ہماری ضرورتوں کو جانتا ہے۔ اور بلا جتلائے ہماری اغراض کا خیال
رکھتا ہے۔ خداوند وہ سچا مالک ہے جس کی بندگی میں نقص اور الزام نہیں
وہ جس کی عبودیت میں ملکیت کے مالک ہو اور وہ مالک جس کی ملکیت
کو زوال نہیں۔ جس کی نوکری کے بعد معزولی نہیں۔ بلکہ معزولی کے بعد

ا۔ل۔ جو سایہ ہو نہ شبنم

ہو۔ تاکہ تمہاری بدکاری میں مخل نہ ہو۔ اور یہ اس لئے ہو تاکہ پاؤں
میں حقارت اور کمینگی ہے۔ کیونکہ یہ دل اور دماغ سے سب اعضا سے
دور ہیں اور ہمیشہ خاک کے مصاحب بنے رہتے ہیں۔ پر حکمتوں والے
خداوند نے اُسے آدم کی پسلی سے پیدا کیا۔ اس لئے کہ آدم حوّا کو اپنے
سے حقیر نہ خیال کرے۔ اور یہ اس لئے تھا۔ کہ وے دونو ایک دوسرے
کو اپنے برابر کا خیال کریں۔ اور دونو ایک ہی درجے کے سمجھے جاویں
اور تم اپنے جوڑے کو اپنا سچا۔ خالص اور ہمراز دوست خیال کرو۔
اور وقت بنے پر مدد دو۔ اور مدد لو۔ اور ضروری کاموں کو مل کر سرانجام دو۔
مگر خداوند نے مرد کو اصل کی وجہ سے بزرگی دی۔ یہ کہ اُس کو دماغ کا صاحب
بنایا۔ یعنی اُن صفتوں کا مالک بنایا۔ جو زیادہ تر دماغ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور
عورت کو فرع ہونے کے باعث دل کا صاحب بنایا یعنی اُن صفتوں کا
مالک بنایا۔ جو زیادہ تر دل سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے مرد زیادہ۔ قوی
بہادر۔ اولوالعزم۔ طاقتور۔ رگ و پٹھوں میں زیادہ مضبوط۔ اور اعضا کا سخت
ہوتا ہے۔ اور عورت نازک مزاج۔ ضعیف القوےٰ۔ نرم دل۔ ضعیف الدماغ
ناقص العقل۔ سریع الاعتقاد۔ صاحب رقت۔ اور کم حوصلہ ہوتی ہے۔ پس
مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی اصلاح اپنی حالت کے مطابق کریں
کیونکہ خداوند کو یہ منظور ہے۔ کہ اگر مرد کی طبیعت میں ہمدردی۔ غمخواری۔
بلند خیالی استقلال۔ جوانمردی۔ عزم جزم بلند خیال۔ باریک بینی۔ صبر۔ تحمل۔

دین اور ایمان صداقت اور عفت کا بھی پاسبان ہے۔ اس نے جان کی حفاظت کے لئے ہرن اور خرگوش کو مضبوط اور چست ٹانگیں اور غریب چڑیا کو پر دئے۔ تاکہ وے کتوں اور شیروں سے محفوظ رہ سکیں۔ اور یہ بلی سے بچ سکے۔ خداوند نے زرگل کی حفاظت کے لئے گلاب کو کانٹے دئے اور اسی طرح وہ دیندار آدمی کے دین اور ایماندار آدمی کے ایمان۔ اور صادق القول آدمی کی صداقت اور پاکدامن آدمی کی عفت کا بھی سچا حافظ ہے۔ کیونکہ وہ دینداروں اور ایمانداروں کو سچا اعتقاد دیتا ہے۔ جس سے وہ اپنے دین اور ایمان کی پوری حفاظت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سچی عقیدت اور دلی یقین کے سوا نہ آدمی دیندار ہوتا ہے۔ نہ صاحب ایمان۔ اور صداقت کی پاسبانی دیکھ کہ صبح صادق صبح کاذب پر شرف رکھتی ہے۔ اور زلیخا یوسف کے دامن عفت کو داغ دار نہیں کر سکتی۔ اور خداوند تعالےٰ کی معاونت پر غور کر اور دیکھ کہ تیرے بدن کا ایک ایک رونگٹا اس کی مہربانی سے تیرا معاون اور مددگار ہے۔ کیونکہ جب تجھ پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ یا کسی قسم کا خوف طاری ہوتا ہے۔ تو تیرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور یہ اس لئے ہیں۔ کہ تیرے دشمن کا مقابلہ کریں چرندوں پرندوں اور درندوں کو دیکھ کہ خداوند نے مختلف چیزیں ان کے کام کی ان کی معاونت کے لئے پیدا کی ہیں۔ کیا اسے کم اعتقاد۔ پرندے کے لئے اس کی چونچ اور ٹانگیں اور پر اس کے مددگار نہیں۔ یا تیرے لئے تیرے

ہمیشہ مشغول ہے۔ کیونکہ جس نے ہم جنسوں کی غلامی کو چھوڑا۔ خداوند کے ساتھ رابطہ اعتقاد جوڑا۔ وہ ہمیشہ کے لئے اہلمد ہو گیا۔ کیا یہ ذلت اور کیا وہ عزت۔ خداوند چاہتا ہے کہ تم دنیا کے بندوں کی الفت چھوڑو۔ اور خدا کے ساتھ رشتہ محبت جوڑو۔ کیونکہ اسے زوال نہیں۔ اور اُس کا راج ابدالآباد تک ہے۔ اور وہ سچا رزاق ہے۔ کیونکہ گناہ اور قصور انحراف۔ اور خطا کاری پر تنخواہ نہیں کاٹتا۔ رزق میں کمی نہیں کرتا۔ جس جس کی جو جو غذا ہوتی ہے۔ اُسے وقت پر دیتا ہے۔ اور دے دے کر نہیں تھکتا۔ وہ باز کو گوشت۔ بھیل سنگھنی کو پھول۔ کبوتر کو دانہ۔ راج ہنس کو موتی۔ بگلے کو مچھلی اور مچھلی کو آٹا۔ اور جوں۔ پسو اور کھٹمل جیسے چھوٹے چھوٹے جانوروں کو بلا ناغہ آدمی ماں اشرف المخلوقات انسان کا خون برابر دئے جاتا ہے۔ اور کسی کے زیادہ کھانے کی شکایت نہیں کرتا۔ اور نہ آج سے کل۔ اور کل سے پرسوں اور اترسوں پر ٹالتا ہے۔ پر انسان کو دیکھ کہ یہ اپنے عقیدے سے اپنے آپ کو آزماتا۔ اور اپنے ہم جنسوں کا محتاج بنتا ہے۔ نہیں جانتا کہ بوجھ سے لدا ہوا اونٹ اپنے ساتھی کے بلبلانے پر جب کہ اُس پر بوجھ لدا جا رہا ہو۔ کیا غم کھا سکتا ہے۔ یا بہری کے پنجے میں پھنسی ہوئی قمری۔ باز کے پنجے میں پھنسی ہوئی قمری پر کیا رحم کھا سکتی ہے۔ یا بلی کے منہ میں آئی ہوئی چہیا۔ بلی کے منہ میں آئی ہوئی چہیا کی کس طرح جانبری کرا سکتی ہے۔ اور دیکھ کہ وہ سچا حافظ۔ صرف جان اور مال کا ہی نگہبان نہیں۔

نہ کروگے۔ تو تمہارے اعتقاد میں فرق آئیگا۔ اور سچ یہ ہے۔ کہ تم اپنا اعتقاد کھوؤگے۔ پر جس کا اعتقاد اچھا نہیں۔ وہی بے دین اور وہی بے ایمان ہے۔ اور وہ تمہارا سچا ہمراز ہے۔ کیونکہ اپنے ہمہ دان۔ سمیع۔ بصیر اور علیم ہونے کی وجہ سے تیرے چھوٹے سے چھوٹے اور ناچیز بھید اور پوشیدہ بات کو جانتا ہے۔ اور تیرے ساتھ برا سلوک نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جو کچھ کہ تیرا خدا جانتا ہے۔ اگر تیرا ہمسایہ یا دنیا کا کوئی دوست جانتا ہوتا تو تیرے لئے زندگی کا ایک ایک لمحہ پہاڑ ہو جاتا۔ کیا اے کم اعتقاد۔ وہ تیرا سچا ہمراز نہیں ہے۔ جو تیرے مناسب حال چیزیں تجھے دیتا۔ اور دے دے کر افسوس نہیں کرتا۔ اور تو خداوند اپنے سچے خدا کی دلداری دیکھ۔ کہ امید کو تیرا سچا غمخوار بنایا۔ جو مصیبت کے وقت تجھے اچھی حالت کی آنے والی خوشی سے خوش کرتی ہے۔ اور رنج و غم کی حالت میں غم و ہم کے ناگوار جھونکوں سے بچاتی ہے۔ دنیا اور دنیادار تو۔ امید پر قائم ہو۔ اگر امید تمہارے ساتھ نہ کی جاتی۔ تو تم اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی دیواروں کے ساتھ ٹکرا ٹکرا کر مر جاتے +

(نہ) اور کسی سے نہ ڈر مگر خداوند سے۔ کیونکہ خدا کا خوف تیری ایمانداری کا صریح ثبوت ہے۔ اور کسی چیز کو مت چرا۔ کیونکہ جو چیز خداوند تجھے اپنی مرضی سے نہیں دیتا۔ وہ تجھ پر حرام ہے۔ اور کسی چیز کا طمع نہ کر کیونکہ وہ طمع کرتا ہے۔ جس پر نفسانیت غالب آتی ہے۔ اور یہ عادت

ہاتھ۔ تیرے پاؤں۔ تیری آنکھیں۔ اور تیرے کان۔ کیا زمین پانی آگ
ہوا۔ درخت۔ آسمان۔ چاند۔ سورج اور ستارے تیرے معاملات میں
تیرے مددگار نہیں۔ افسوس کہ تو مددگاری اور معاونت سے فائدہ اٹھاتا
اور خداوند کی دی ہوئی چیزوں کو اپنے کام میں لاتا ہے۔ پر مدد کرنے
والے۔ ہاں سچے معاون۔ خداوند۔ سچے مددگار۔ خداوند کو نہیں جانتا۔
اور یہ تیری کم عقلی ہے۔ تو روٹی کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے اور خراب
ہوتا ہے۔ بے عزت ہوتا ہے۔ غلام بنتا ہے۔ اپنی آزادی کو کھوتا ہے
وسوسوں میں پھنستا ہے۔ فکر کرتا ہے۔ پر سچے رازق کی تلاش نہیں کرتا
جو کیڑوں۔ مکوڑوں۔ درندوں۔ چرندوں۔ پرندوں۔ آدمیوں سب
کو دیتا ہے۔ اور دے دے کر نہیں تھکتا۔ ہاں تو دولت کے حاصل
کرنے کے لئے بادشاہ کو نہیں ملنا چاہا۔ پر چاہتا ہے کہ تجھے غیب سے
دولت مل جائے۔ اور یہ محال ہے۔ اور خداوند کی رفاقت کو دیکھ۔ کہ
تیرے ارادے کو تقویت دیتا ہے۔ اور اچھے اچھے خدا پرست۔ خدا یاد
لوگ۔ زندگی کے سفر میں بدرقوں کے طور پر تیرے ساتھ دیتا ہے۔ پر تو
شریعت کے سیدھے رستے سے منہ موڑتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ سوزن
جب رشتہ سے الگ ہو جاتی ہے۔ تو گم ہو جاتی ہے اور پھر نہیں ملتی۔ خداوند
چاہتا ہے کہ تم اس کے برگزیدہ لوگوں کو عزت کی نظر سے دیکھو۔ حالانکہ
انہیں تمہاری عزت اور سرافرازی کی ضرورت نہیں۔ پر اگر تم عزت

جس طرح کنوئیں میں پانی دیکھ کر یقین سے جانتا ہے کہ اس میں پانی ہے
اور جس طرح تو یقین اور سچے اعتقاد سے جانتا ہے۔ کہ میرا نام "مفتی
محمد الدین" ہے۔ اور تو کتاب کو دیکھ کر یقین سے جانتا ہے۔ کہ یہ کتاب
ہے۔ جب اسی طرح کے کامل اعتقاد کے ساتھ اپنے ہر ایک قول و
فعل۔ اخلاق اور اوصاف۔ چال چلن۔ عبادت اور تپسیا اور کھانے
پینے۔ سونے۔ چلنے۔ پھرنے۔ اُٹھنے۔ بیٹھنے اور ٹھیرنے اور رزق
کے لئے رزق کی تلاش مصیبت۔ اور مصیبت سے بچاؤ۔ خوشی خرمی
اور عیش و نشاط۔ غم و الم اور ماتم و شادی میں اپنے تئیں خدا
کے ساتھ وابستہ نہ دیکھیگا اور نہ جانیگا کہ میں خدا کے سامنے چلتا۔
پھرتا۔ اُٹھتا۔ بیٹھتا۔ سوتا اور ٹھیرتا ہوں۔ اور وہ ہر ایک معاملہ
میں ہر ایک وقت میرے ساتھ ہے۔ تب تک تو دیندار نہیں ہو سکتا
خداوند چاہتا ہے۔ کہ تم دیندار بنو۔ کیونکہ یہ ایک عجیب نعمت ہے۔
بڑا افسوس کہ تم محروم جانا چاہتے ہو۔ اور افسوس ہے کہ یہ بعد میں نہیں
ملیگی۔ کیونکہ یہاں ایک محل بنایا جائیگا۔ جو کل سے شروع ہو گا۔
اور کل ہی کو ختم کیا جائیگا۔ اور مزدوری بہت ملیگی۔ لیکن جو مزدور
کل وہاں کام نہیں کریگا وہ کچھ نہیں پائیگا۔ مگر جب اپنے ساتھیوں
کو مالا مال پائیگا۔ تو افسوس کھائیگا کہ میں نے کیوں نہ کام کیا۔ اور
وہ اس محل کے مالک کے پاس آئیگا اور کہیگا کہ میں آج نہ مر کر تا چنانچہ

دیندار اور صاحب ایمان کے لئے اسی طرح ہے۔ جس طرح دنیا دار کے لئے خلل دماغ۔ مگر نہیں جس چیز کی ضرورت ہے۔ خداوند اپنے سچے خدا سے مانگو۔ کیونکہ جو کوئی خداوند سے مانگتا ہے۔ وہ اُسے دیتا ہے۔ اور جو کوئی خداوند سے سوال کرتا ہے۔ اور جس طرح کا سوال کرتا ہے وہ اُسے نا امید نہیں کرتا۔ پر جو لوگ کہ مانگتے ہیں اور انہیں نہیں دیا جاتا یا جو لوگ کہ سوال کرتے ہیں اور اُنہیں نا اُمید پھیرا جاتا ہے۔ سمجھ لو کہ اُن کے اعتقاد میں فرق ہے اور سچّی بات کو صاف صاف کہ دو۔ اگرچہ سر پر تلوار چلنے کا ہی خطر کیوں نہ ہو۔ اور جھوٹ بولنے کا کبھی خیال مت کرو۔ اگرچہ تمام ملک کی سلطنت مل جاوے۔ اور کسی کی غیبت میں اُس کا گلہ نہ کر اور حسد نہ کر۔ کیونکہ غیبت اور حسد دین کو بگاڑتے اور اعتقاد کو خراب کرتے ہیں۔ اور اپنے مخالف کے دوست بنانے میں کمی نہ کر۔ اور اس کو ضرر پہنچانے کا کبھی قصد نہ کر۔ کیونکہ یہ کام برے آدمی کا ہے۔ سب سے نرمی پیش آ اور تمام سے خوش خلقی کے ساتھ نیک اور مناسب سلوک کر۔

(و ب) ممکن ہے۔ کہ ایک شخص عیسوی دین کے تمام فرائض بجا لاتا ہو اور دیندار نہ ہو۔[1] یا سارے تیتیس غرق کر دے۔ اور کرم کانڈ کو بحال رکھے۔ اور دیندار نہ ہو۔ کیونکہ دین اور اعتقاد ایک علٰحدہ چیز ہے اور وہ کبھی کسی مذہب کی پابندی اور ترک میں حاصل نہیں ہوتا ہے۔ تو

[1] یا شریعت محمدی کا پابند ہو۔ اور دیندار نہ ہو۔

ہیں۔ اور مہمانوں کی آمد و رفت سے دق نہیں ہوتے۔ پر تو سمجھتا ہے کہ میرا مہمان میرے گھر سے کھانے آیا۔ وہ تیرے گھر سے نہیں کھانے آیا۔ وہ اپنا کھائیگا۔ پس خداوند چاہتا ہے۔ کہ تم مہمانوں کی روٹیاں انہیں دے دو۔ تاکہ وے تمہارے گھر نہ آئیں۔ اور تمہیں دق نہ کریں۔ پر تو کہیگا کہ ہم کس طرح جانیں کہ یہ روٹی مہمان کی ہے۔ یا میری اپنی ہے یا میرے بھائی کی ہے۔ پر تو جان رکھ کہ یہ سب کچھ جو تیرے پاس ہے۔ مہمانوں کے لئے ہے۔ اور تو اُن کی خیرات کھاتا ہے۔ درختوں کو دیکھ کہ وے اپنا پھل اور سایہ سب کچھ دیتے ہیں۔ اور وقت بے بھوکوں کا پیٹ بھرتے ہیں اور سردی اور گرمی سے بچاتے ہیں۔ اور مہمانوں کی آمد و رفت سے دق نہیں ہوتے۔ کیا وہ درخت جو پھل اور سایہ نہیں دیتے۔ تنور اور بھٹ میں نہیں جھونکے جاتے۔ پر تو کہیگا کہ کیکر اور بیر سایہ اور پھل دیتے ہیں۔ پھر کیوں تنور اور بھٹ میں جھونکے جاتے ہیں۔ پر تو جان لے کہ کیکر سایہ تو ضرور دیتا ہے اور اچھا سایہ دیتا ہے کہ تھکے۔ ماندے مہمان خوش ہوتے ہیں۔ پر کیا اس کو اس نیکی کے بدلے جس سے مہمان کا پاؤں لہولہان ہے۔ تنور اور بھٹ میں جھونکا جاوے۔ اور بیر کو دیکھ کہ وہ اپنا خوان نعمت مہمانوں سے بچانے کے لئے خاردار بنی بیٹھی ہے۔ کیا اس مہمان نوازی کے عوض میں وہ تنور اور بھٹ میں جھونکنے کے

ہوں۔ مگر مالک اُسے کہیگا کہ میرے پاس کوئی کام نہیں۔ کیونکہ آج کا دن کل کے دن کے بعد ہے ۔

(ح) اور ہمیشہ ماسوا کسی ضرورت کے اکیلے مکان میں سو جہاں شور و غوغا نہ ہو۔ کیونکہ شاید تو اس بزرگ کی آواز کو سنے جو اندر سے تجھے کہتا ہے۔ کہ تمام جانور خدا کی عبادت میں اور تو خواب غفلت میں اُٹھ کہ صبح ہو گئی۔ کیونکہ ہر ایک صبح اُس شخص کے لئے جو دین اور ایمان نہیں رکھتا۔ قیامت کی صبح ہے۔

(د) اور آسمان کی طرف دیکھ۔ کیونکہ وہ تیرے لئے ایک چیستان ہے۔ پر اس چیستان کو بوجھ۔ کیونکہ اس میں بہت سی خدا کی حکمتیں اور قدرتیں پوشیدہ ہیں۔ اور جب تو اس پر غور کی نظر سے دیکھیگا۔ تو تجھے ایک بزرگ نورانی پوشاک پہنے اپنی طرف آتا دکھائی دیگا۔ پس تو اُسے اپنا دل دے اور یاد رکھ کہ تو اُس سے بہت کچھ فائدہ اُٹھائیگا۔ کیونکہ یہ وہ پاک بزرگ ہے جو تیرے دل میں رہتا ہے۔ اور جنت کے پیچ در پیچ راہ سے واقف ہے۔ اور جانتا ہے کہ اس ڈھب سے وہاں سے گذر ہو گا۔ تو اُس کے حکم کی تابعداری کر۔ اور دھوکا نہ کھا۔ کہ عیسےٰ آیا یا الیاس ہے۔ کیونکہ عیسےٰ اور الیاس اس سے کم درجے کے ہیں

(ر) اور درختوں کو دیکھ کہ وے اپنا پھل اور سایہ دیتے ہیں اور وقت بے بھوکوں کا پیٹ بھرتے ہیں۔ اور سردی اور گرمی سے بچاتے

خداوند کی تابعداری کرتا۔ اور اُس کی دی ہوئی روٹی کھاتا۔ اور اُس کا دیا ہوا پانی پیتا۔ اور اُس کی دی ہوئی دولت کو بھائیوں میں بانٹتا۔ اور اُس کی دی ہوئی عقل سے اُسے پہچانتا۔ اور اپنے تئیں وسوسوں اور بدبینیوں اور بے ایمانیوں سے نکالتا۔ جھوٹ اور فریب کی ترک کرتا۔ اور نظر بد کو چھوڑتا۔ اور اپنے عقیدے اور یقین کو خداوند کے لئے صاف کرتا ہے۔ اگرچہ وہ آزمایا جاتا ہے۔ ستایا جاتا ہے۔ تکلیف اُٹھاتا ہے۔ رنج سہتا ہے۔ بدنام ہوتا ہے۔ ملامت کیا جاتا ہے۔ مگر اطمینان اور تسلی ہمیشہ اسی کے لئے ہے۔ کیونکہ جو کوئی اس طرح تکلیف اٹھاتا ہے۔ ابدی آرام پاتا ہے +

(۱ ط) اور اپنی تمام چیزوں کو اپنے بھائیوں کے لئے وقف کر دے۔ خصوصاً اپنا مال اور معلومات۔ پس جسے کنوئیں میں گرتے دیکھے۔ بچا۔ اور جو کنوئیں میں گر گیا ہے۔ اُسے نکال۔ اور جو کچھ تیرے پاس ہے اُسے مل کر کھاؤ۔ پر دوسروں کے مال میں آپ نہ شریک ہو۔ کیونکہ تیرا مال اوروں کے لئے ہے۔ اوروں کا مال تیرے لئے نہیں۔ اور اوروں کے کہنے پر مت چل کیونکہ تیرے معلومات اوروں کے لئے ہیں۔ اوروں کے معلومات تیرے لئے نہیں۔ کیونکہ وے تجھے گڑھے میں گرائینگے۔ اور تو انہیں گڑھے سے نکالیگا۔ مگر یہ تب ہوگا۔ جب تو خدا کا ہوگا۔ کیونکہ خدا ہمیشہ تیرا ہے +

(۲ ع) اور تو اپنے دل کو خداوند کے فکر اور شکر سے غافل نہ رکھ۔ اور

قابل نہیں۔ پر انگور کی بیل کبھی تنوریا بھٹ میں جھونکنے کے لئے نہیں کاٹی گئی۔ کیونکہ وہ مہمانوں کو خوش کرتی ہے۔ اور کبھی تکلیف نہیں دیتی۔ (۱۱س) باغ میں لگے ہوئے درخت اس بے رحمی اور بے مروتی سے نہیں کاٹے جاتے۔ جس طرح کہ جنگلی درخت۔ پھر دیکھ کہ گھریلو کبوتروں کو کوئی گولی سے نہیں مارتا۔ پر جنگلی کبوتر بے دھڑک شکار کئے جاتے ہیں۔ پھر دیکھ کہ ریوڑ کا پاسبان ریوڑ کے بدلے جان دیتا ہے۔ کیا تو درخت ہو کر باغ میں رہنا چاہتا ہے یا جنگل میں۔ پر اگر تو باغ میں رہنا چاہتا ہے تو تو جتنا اچھا پھل دیگا۔ اتنا ہی عزیز سمجھا جائیگا۔ اور اسی درجے کی تیری عزت ہوگی۔ ورنہ کاٹا جائیگا۔ کچھ جلانے کے کام آئیگا۔ کچھ باڑ میں لگایا جائیگا۔ پھر کیا تو پرندہ ہو کر جنگلی کبوتر بننا چاہتا ہے۔ یا گھریلو پر اگر تو گھریلو کبوتر بننا چاہتا ہے۔ تو اپنے میں وفاداری اور محبت کے وصف پیدا کر۔ اور جس کا ہے۔ اُسی کا رہ۔ بہتر ہے کہ تو ریوڑ کے پاسبان کی حفاظت میں آجائے۔ کیونکہ اچھا گڈریا اپنی بھیڑوں کے لئے جان دیتا ہے۔ خداوند چاہتا ہے کہ تم ان باتوں کو سمجھو۔ اور خدا کی طرف پھرو کیونکہ انجام کار اُسی کی طرف پھرنا ہے۔

(۱۲س) اور آسمان کی بلندی اور زمین کی پستی کی طرف دیکھ۔ اور اس سے زمانہ کی بلندی اور پستی کا خیال کر اور دیکھ کہ زمانہ بعض کو ستاتا اور بعض کو خوش کرتا ہے۔ اور اُس کی کسی حالت کو قیام نہیں۔ مگر جو کوئی

بدنیکوں کا۔ اور مفلس دولتمندوں کا حسد کرتے ہیں۔ اور دیکھ کہ پیشےوالے
آپس میں حسد کرتے ہیں۔ جو شخص کچھ کام نہیں کر سکتا۔ وہ اس شخص کا حسد
کرتا ہے۔ جو کہ زیادہ کام کرتا ہے۔ اور دیکھ کہ مزدور بھی آپس میں ایک دوسرے
کے حاسد و محسود ہوتے ہیں۔ جو زیادہ مزدوری پاتا ہے۔ وہ حسد کیا جاتا ہے
اور جو کم مزدوری لیتا ہے۔ وہ حسد کرتا ہے۔ اور دیکھ کہ بیمار تندرست آدمی کا
حسد کرتا ہے۔ اور ضعیف طاقتور کا۔ مگر کسی اعلےٰ آدمی کو ادنےٰ۔ اور صاحب رتبہ
کو کم رتبہ اور عالم کو بے علم اور نیکوں کو بدوں اور دولتمندوں کو مفلسوں کا حسد
کرتے ہوئے نہیں دیکھا جاتا۔ پس جو حسد کرتا ہے وہ کمینہ اور پاجی ہے۔ مگر
تم خداوند اپنے سچے خدا سے مانگو۔ کہ تمہارا حسد کیا جائے۔ کیونکہ حسد اُسی
شخص کا کیا جاتا ہے جس میں کوئی خاص وصف ہوتا ہے۔ اور وہ وصف
حسد کرنے والوں میں نہیں ہوتا یا وہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
اور انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ خداوند چاہتا ہے کہ تم کسی کا حسد نہ کرو۔
اور کسی کی بزرگی کو اس کی ذاتی حیثیت اور انسانیت کے لحاظ سے نہ خیال
کرو۔ بلکہ یہ سب کچھ خداوند کی طرف سے سمجھو۔ اور اس سبب سے بھی حسد نہ کرو
کہ سب آدم کے بیٹے تمہارے بھائی ہیں۔ اور کوئی اچھا آدمی اپنے بھائی کی
دولت پر خواہ وہ کس قسم کی دولت ہو۔ حسد یا دکھ نہیں کرتا۔

(۱۱ک) اور بوڑھے کو دیکھ کہ اس کی کمر لچک گئی اور سر زمین کی طرف جھک
گیا۔ پس کیا تم یہ آسان سی مثال بھی نہیں سمجھ سکتے۔ خداوند چاہتا ہے کہ

زبان سے اُس کی حمد گوتا رہے۔ اس طرح کہ وہ تمام بلندیوں اور پستیوں کا پیدا کرنے والا۔ بلندی اور پستی کے عیب سے مبرا۔ اور تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہستی اور نیستی کے لباس سے معرا ہے۔ کوئی دل نہیں جس میں اُس کی جگہ نہیں۔ مگر مغرور۔ حریص۔ بدمزاج اور بدکار کے دل میں اُس کا نشان نہیں ملتا ؎

(۱ف) اور دیکھ کہ تو دنیا کے چھوٹے چھوٹے اہلکاروں سے جو تیری ذات پر کسی قسم کا تصرف نہیں رکھتے اور تیرے جیسے ہاتھ پاؤں۔ آنکھ کان رکھتے ہیں۔ ڈرتا ہے۔ اور اُس رب العزت سے نہیں ڈرتا۔ جس کے ایما میں تو اور تیرے سارے اسباب۔ اور تیری زندگی اور تیری زندگی کے تمام لوازمات اور تیری دنیا اور دنیا کے سارے تعلقات نقش برآب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ تو چھوٹے چھوٹے آدمیوں کے سامنے گناہ نہیں کرتا اور خداوند سے نہیں ڈرتا۔ جو کہ ہر جگہ دیکھتا اور ہر ایک بات سنتا اور سب کچھ جانتا ہے ؎

(۱ق) اور حسد کرنے والوں کے حسد سے غم نہ کھا اور دلگیر نہ ہو۔ کیونکہ وے تیرا حسد نہیں کرتے۔ اور نہ تیرے حسود ہیں۔ بلکہ اس خاص وصف کا حسد کرتے ہیں۔ جو کہ تجھ میں ہے۔ اور اُن میں نہیں یا وہ حاصل کرتے ہیں۔ اور انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ اور دیکھ کہ ادنےٰ آدمی اعلےٰ آدمیوں کا حسد کرتے ہیں کم رتبہ لوگ صاحب رتبہ اشخاص کا بے علم اہل علم کا۔

سب سے بڑا وہ ہے۔ جو سب سے چھوٹا ہے۔ اور جس قدر اپنے آپ
کو حقیر جانتا ہے۔ تعظیم اور ادب کے لائق ہے +
(۱۱) اور کسی کی ضمانت میں مت آ۔ کیونکہ جس نے برا کیا۔ وہ پکڑا جاوے
اور قید میں پڑے۔ پر تو نیک آدمی کی نیکی کی ضمانت اٹھا۔ اگرچہ تجھے قید
میں رہنا پڑے اور جھوٹی گواہی نہ دے۔ پر سچی گواہی کے لئے بھی نہ جا۔
شاید تو ورغلایا جائے۔ اور گڑھے میں پڑے۔ تو نہیں جانتا کہ کسی کام کا
ابتدا کس طرح ہوا۔ اور انجام کیا ہوگا۔ پر تو جانتا ہے کہ بھیڑئے بھیڑوں
میں چھپے ہوئے ہیں۔ خداوند چاہتا ہے۔ کہ تم دنیاداروں کے معاملات
میں نہ آؤ۔ کیونکہ یہ اپنا دین اور ایمان کھو کر بھٹک رہے ہیں +
(۱۲) اور جان کہ عملی تحقیقات علمی تحقیقات سے بالکل علیحدہ اور بدرجہا
افضل ہوتی ہے۔ اگرچہ اُن کا لگاؤ گہرا ہے۔ اور ایک دوسری کے سواء
مہمل۔ مگر یہ کہنا کہ خدا اپنی قدرت سے پہچانا جاتا ہے۔ اور یہ کہ خدا اپنی قدرت
سے پہچانا گیا۔ خاص صورتوں کے سوا ایک ہی معنی رکھتی ہیں۔ مگر یہ الفاظ
کچھ اور ہی ظاہر کرتے ہیں کہ حق ہیں۔ حق نیوش اور حق شناس آدمی خدا کو
دیکھتے ہیں اور اس کی باتیں سنتے اور اُس کے کلام کو سمجھتے اور چھپے ہوئے
رموز کا انکشاف کرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ جو خداوند کی قدرت کے ذریعے
خداوند کے قائل ہیں۔ انہوں نے خدا کو کھو یا۔ خداوند چاہتا ہے کہ تم غور د
فکر سے ان باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور خدا کی تلاش کرو۔ جس

تم اس مثال سے سیکھو کہ بڑھاپا انسان کی عقلمندی اور تجربہ کاری کی انتہا ہے۔ اور اس وقت قدرت اس کا سر سیدھا اور گردن بلند نہیں رہنے دیتی اور چاہتی ہے۔ کہ وہ اپنی عقل۔ علمیت اور سمجھ سے تو تمام عمر نہیں سمجھا کہ گردن بلند رکھنا اچھا نہیں۔ پر اب سمجھے اور جوان اس سے عبرت حاصل کر کے تواضع اور انکساری اختیار کریں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ تم تواضع اور انکساری اپنے عادات اور اخلاق میں پیدا کرو۔ کمان کو دیکھو کہ اس نے اپنے آپ کو جھکا کر اپنے بیٹے تیر کو کیسی بلند پروازی بخشی کہ وہ پروں کے سوا پرواز کرتا ہے۔ اور باز اور عقاب جیسے بلند پروازوں اور شیر اور ببر جیسے خونخوار درندوں کی جان لیتا ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے درختوں اور گھاس کے پودوں کو دیکھو۔ کہ وہ تند آندھی اور ہوا کے سخت جھونکوں سے جھک کر کس طرح اپنا آپ بچاتے ہیں۔ مگر بڑے بڑے درخت جڑ سے اکھیڑے اور دور پھینکے جاتے ہیں۔ پس تم سب کے ساتھ واقف ہو یا ناواقف۔ اپنا ہو یا بیگانہ دوست ہو یا دشمن۔ بہ نرمی و التفات پیش آؤ۔ اور جب کسی کے پاس جاؤ۔ تو نہائت ادب کے ساتھ سلام کرو۔ پس اگر وہ قبول کریگا تو تم نے پا لیا۔ اور اگر چپ رہیگا۔ تو تمہارا سلام خداوند اپنے خدا کے پاس جمع ہو گیا۔ اور اگر کوئی تمہارے پاس آئے۔ تو اُس کی تعظیم کرو اور سب سے اونچی اور اچھی جگہ اس کے لئے پسند کرو مگر دیکھو خداوند نہیں چاہتا۔ کہ مغرور اونچے بٹھائے جائیں۔ یا جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ وہ تعظیم کے لائق سمجھے جائیں۔ کیونکہ خداوند کے نزدیک

جو مسلمان کہ اپنے آپ کو عیسائیوں سے الگ دیکھتا ہے۔ یا جو عیسائی
اپنے آپ کو ہندؤں سے الگ سمجھتا ہے۔ یا جو ہندو اپنے آپ کو یہودیوں
سے الگ خیال کرتا ہے۔ اور یا جو یہودی اپنے آپ کو مسلمان سے
الگ قیاس کرتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا سے الگ قیاس
کرتا ہے اور بالکل سچ یہ ہے کہ خدا اُسے اپنے سے الگ قیاس کرتا
ہے۔ اور ان سب میں سے سچا وہ ہے جو کہ اعتقاد اور ایمان کے لحاظ
سے اچھا ہے۔ نہ زیادہ وعظ کرنے کے لحاظ سے۔ نہ زیادہ دولتمند ہونے
کے سبب سے اور نہ صاحب اقبال ہونے کی وجہ سے تو نہیں جانتا۔
کہ تجھے کس نبی کی شفاعت کی ضرورت ہے۔ اور کون سا نبی تیرے لئے
خاص کیا گیا ہے۔ اور اس بات پر نہ جا کہ محمدؐ بزرگ ہے یا عیسےٰ۔ یا
موسےٰ یا رامچندر کیونکہ اپنی ذات کی حیثیت سے تو خدا کے نزدیک یہ
سب بزرگ ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے اچھا بویا۔ اور اچھا کاٹا۔
پر تجھے ان نبیوں کی شفاعت کی ابھی ضرورت نہیں۔ اور نہ یہ تیرے
لئے خاص کئے گئے ہیں ۔ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی شفاعت تیرے حق
میں مفید نہیں ہو سکتی۔ کوئی نمک حلال غلام اپنے آقا کی مرضی کے
برخلاف نہیں کرتا۔ اور نہ کرنا چاہتا ہے۔ نبی خدا کے نمک حلال غلام
ہیں۔ اور وہ اُس کی مرضی کے برخلاف نہیں کرتے اور کرنا چاہتے ہیں
پھر اسے کم اعتقاد اب بتا کہ تو سچے اعتقاد کے سوا کس طرح نجات حاصل

جو ہڑ میں جس قدر مچھلیاں زیادہ ملتی ہیں۔ وہاں اسی قدر جلدی خدا ملتا
ہے۔ پر اگر خدا کی تلاش میں کوئی وہاں جاوے۔ مگر جو ہڑ میں جو جاتا ہے۔ یا
جسم کو صاف کرنے کے لئے جاتا ہے۔ یا مچھلیوں کی جان لینے کے لئے۔ نہ
خداوند کو پانے کے لئے کوئی وہاں جاتا ہے۔ نہ خدا اُسے ملتا ہے۔ کوئی
جگہ ایسی نہیں۔ جس جگہ خداوند نہ ہو۔ اور کسی طرح ممکن نہیں۔ کہ طالب
حق سچے اور دلی یقین سے خدا کی تلاش میں جائے۔ اور خداوند اُس کا سچا
نہ اس کو نہ ملے۔ خواہ اُس کا اپنا دل ہی کیوں نہ ہو۔ وہ دیکھو۔ قلم و دوات
میں بھی ظاہر ہو ہو کر اپنے آپ سب کچھ کر رہا ہے۔ مگر بہت کم شخص گوش حق
نیوش رکھتے ہیں۔ تاکہ خداوند کی ان باتوں کو سنیں ؛

(۱۱) اور دیکھ کہ ایمان اور سچا اعتقاد انسان کے دل کا چراغ ہے۔ اور
خوف خدا اس چراغ کی بتی۔ اور رضا و تسلیم روشنی ہے۔ پس تو اپنے دل
کے چراغ یعنی ایمان اور سچے اعتقاد کو خوف خدا کی بتی کے ذریعے رضا و تسلیم
کی روشنی سے روشن کر۔ اور مسلمان۔ ہندو۔ عیسائی اور یہودی کے لفظ
پر مت بھول۔ کیونکہ جس کے دل میں اس قسم کے چراغ کی روشنی ہے
وہی سچا مسلمان۔ سچا عیسائی۔ سچا ہندو اور سچا یہودی ہے اور یقین کے
ساتھ جان لے۔ کہ سچا مسلمان سچا عیسائی ہے اور سچا عیسائی۔ سچا ہندو
ہے۔ اور سچا ہندو سچا یہودی ہے اور سچا یہودی سچا مسلمان ہے۔ کیونکہ
خدا سب کا ایک ہے۔ اور ایمان اور سچا اعتقاد بھی سب کا ایک ہے۔ پر

صوف کے سیاہ کوٹ پہنے ہوئے نہیں ہیں۔ یا بگلا اور بطخ سفید پوش نہیں ہیں۔ یا طوطا سبز لباس نہیں ہے۔ پس تو اپنی انسانیت کی بزرگی کو تلاش کر اور عمدہ لباس پر نہ جا۔ کیونکہ تو تمام دنیا بیچ کر بھی جانوروں کے برابر نہیں پہن سکتا +

(۱ ھ) اور تو انسانیت کے لحاظ سے حرم کا کبوتر ہے۔ پس اگر تو چاہتا ہے۔ کہ دنیا کا شکار نہ ہووے۔ تو اپنی حد سے قدم باہر نہ رکھ۔ کیونکہ حرم کے کبوتر جب اپنی حد سے باہر ہو جاتے ہیں۔ تو لوگ انہیں شکار کر لیتے ہیں۔ اور تو اپنی حد کسی سچی شریعت سے قائم کر۔ اور اُس شریعت پر نہ جا۔ جو کہ صرف تیرا ہاتھ۔ منہ دھلا کر خدا کو ملانے کا وعدی کرتی ہے - یا گنہگاری یا بے ایمانی کی حالت میں خدا کے فضل کا یقین دلاتی ہے - کیونکہ اس کی اپنی حدیں ٹھیک نہیں۔ پر جو شریعت کہ تجھے دل کی مسجد میں ایمان اور اعتقاد کی نماز پڑھاتی اور خدا کی طرف سجدہ کراتی ہے۔ اس کی حد سے باہر نہ ہو۔ کیونکہ اگر تو بھٹک گیا۔ تو پھر نہ ملیگا +

(۱ ی) اور اگر تو انگور کی مانند اپنے خوش ذائقہ ثمر محبت اور اخلاص سے لوگوں کو خوش نہیں کر سکتا۔ تو عقرب کی مانند نابینا ہو کر آزار مت دہ یا سرو اور بید کی مانند مداران کے سائے سے آرام نہیں دے سکتا تو جھاڑ کی مانند لوگوں کے پاؤں کو لہولہان مت کر +

(ب ح) اور دیکھ کہ حباب جب تک خودی کی ہوا سے پر ہوتا ہے

کریگا۔ کیونکہ نبی اوتار اور جن پر تیرا صرف زبانی بھروسا ہے۔ خدا کے ہیں تیرے نہیں۔ اور جب تو خدا کا نہیں اور خدا تیرا نہیں۔ تو وہ کب تیرے ہیں۔ اور کس یقین سے تو کہ سکتا ہے۔ کہ نبی تیری شفاعت کرینگے۔ یا یہ کہ وہ تیرے لئے خاص کئے گئے ہیں۔ پر تو سچا اعتقاد حاصل کر تا کہ وہ تیری شفاعت کرے۔ اور جب وہ تیری شفاعت کریگا۔ تو خدا تجھے منظور کر لیگا اور تو نجات حاصل کریگا۔

(۱۔د) اور تو دنیا میں بھیجا جائیگا۔ تاکہ وجود کی کٹھالی میں زر روح کو اعتقاد کی آتش کے ساتھ حرص۔ طمع۔ بغض۔ عداوت۔ حب دنیا غیبت۔ حسد۔ شہوت نفسانی۔ غصہ۔ تکبر۔ خود غرضی۔ مکر۔ بے ایمانی بے اعتقادی۔ غفلت۔ فرومائیگی۔ خواہش لذات نفسانی۔ خیرگی۔ بےمہری۔ ظلم و تعدی۔ بے انصافی۔ بدسلوکی۔ بدزبانی۔ توہم تلاش معاش۔ نسیان حق اور کینہ کی میل اور غلاظت اور مختلف دھاتوں کی میل ملاوٹ سے پاک صاف کر کے گلے کا ہار بنا وے تاکہ تو اور مخلوقات سے پہچانا جاوے۔ پر تو نے زر روح کو خاک میں ملا دیا اور کٹھالی کی زینت کو اپنی زینت قیاس کیا۔ کیا اس حالت میں کتے۔ سور۔ گیدڑ۔ بھیڑئے اور پھاڑے سے تجھے کیا فضیلت ہے۔ اور کوے۔ راج ہنس بگلے۔ باز۔ بہری اور عقاب سے کون سی بزرگی۔ کیا یہ بصورت مختلف رنگ اور قیمتی لباس نہیں رکھتے۔ کیا کوا۔ کویل اور چھانپل الپاکے اور

روشنی حاصل کر۔ تا کہ تو ضلالت ورگمراہی کے تاریک راہ میں قدم اُٹھا سکے۔ اور خدا کی معرفت حاصل کر سکے کیونکہ تیرے اور خدا کے درمیان ضلالت او رگمراہی کا ایسا تاریک رستہ ہے۔ جہاں ہاتھ پسارا دکھائی نہیں پڑتا۔ اور جہاں سورج۔ چاند۔ ستاروں۔ ور چراغوں کی روشنی کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

(ب ص) اے دو آنکھوں والے۔ اور ان آنکھوں کے ذریعے تمام جہان کی چیزوں کو دیکھنے والے۔ اور دن اور رات میں تمیز کرنے والے۔ خواب غفلت کی شراب کے مست اندھے۔ اندھا بھی جب چلتا ہے۔ تو عصا کے سہارے سوچ کر چلتا ہے۔ اور سمجھ کر پیر اُٹھاتا ہے۔ مگر تو آنکھوں والا ہو کر عقل والا ہو کر سمجھ اور ہوش والا ہو کر خواہ نخواہ چاہ غفلت میں گرتا ہے۔ اور گنہگاری کی دلدل میں پھنس کر فریاد کرتا ہے۔ مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچیگا کیونکہ تو آنکھوں والا ہے عقل سمجھ اور ہوش والا ہے۔ ہاں اگر تو چاہتا ہے کہ نجات حاصل کرے۔ دل وجان سے تائب ہو کر اپنی حالت سے عبرت پکڑ۔ اور عبرت مند ہو کر آیندہ ہمیشہ کے لئے سنبھل۔ پس عمل ہی تیری فریادرسی کر سکتا ہے۔ اور بس ٭

(ب ط) اور جب تو زمانہ کے ہاتھ سے ستایا جائے۔ تو خداوند کی طرف آجا۔ کیونکہ یہ بزرگ حاکم زمانہ پر پورا اختیار رکھتا ہے ٭

(ب ع) اور مال ودولت کی حرص نہ کر۔ کیونکہ اگر تجھے تمام دنیا مل

اپنے آپ کو پانی کی ہستی میں محو نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا کا طالب بھی جب تک خودی کی ہوا سے پر ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو خداوند کی ہستی میں محو نہیں کر سکتا

(ب ۲) اور تماشائی لوگ جو مرغ لڑاتے ہیں۔ تو جو لڑائی سے نہیں ہٹتا۔ اور میدان لڑائی سے نہیں بھاگتا۔ اُسے اصیل کہتے ہیں۔ پر خداوند کے نزدیک اصیل وہ ہے۔ جس نے دشمن کا مقابلہ نہ کیا۔ یا کیا تو بھاگ گیا۔ اصالت یہ نہیں ہے کہ تو مرغ کی طرح اپنے بھائی کی پگڑی اتار لے۔ یا ڈاڑھی نوچ لے۔ بلکہ اگر اصیل بننا چاہتے ہو۔ تو جو تم سے لڑیں تم اُن سے بھاگو۔ اور جو تم سے صلح کریں۔ تم انہیں خوش رکھو۔ اور جو تم سے بھاگنا چاہیں۔ تم انہیں تسلی دو اور پیار کرو۔ کیونکہ دینداری کا یہی اصول ہے۔

(ب ۳) اور تو دنیا میں اگر اپنی زبان کو بند رکھے۔ کیونکہ بٹیر جب کھیت میں بولتا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔ تو شکاری اڈا اور جال لگا کر پکڑنے کا قصد کرتے ہیں۔ اور واعظوں کی خوش تقریروں اور عمدہ باتوں اور بلند آوازوں پر نہ بھول۔ کیونکہ اڈے کے بٹیرے ساتھی کے پھنسانے کے لئے بولتے ہیں۔ اور بلند آوازے کستے ہیں پس اگر تو پکڑا گیا۔ تو دوزخ کی آگ میں بھونا جائیگا۔

(ب س) اور دیکھ۔ کہ تو سورج اور چاند کی روشنی میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ پر اندھیرے میں تجھے کچھ نہیں سوجھتا۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ تو دل کی روشنی کے سوا خدا کی معرفت حاصل کر سکے۔ دل کی

رب ل، تمہارا اصلی رشتہ اس ایزد واد ارسے ہے۔ جو کہ سب کا پیدا کرنے والا۔ پالنے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ آرام دینے والا اور اطمینان دینے والا ہے۔ اس کے عشق کا درد تمام جہان کی خوشی سے زیادہ خوشی دینے والا ہے اور اس کی ملامت تمام جہان کی عزتوں سے زیادہ عزت دینے والی ہے۔ اور اس کی لعنت تمام جہان کی رحمتوں سے المضاعف بڑھ کر ہے۔ وہ پاک طول یعنی سینا ہے اور دل کی صفائی کو پسند کرتا ہے۔ تواضع وانکسار۔ عجز اور نیاز اس کی بارگاہ میں باریابی حاصل کرنے کے ٹکٹ ہیں۔ جن کے پاس یہ ٹکٹ ہیں۔ انہیں دربان دیدار حاصل کرنے سے نہیں روکتے۔ اس قادر مطلق کی بزرگ بادشاہت میں بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جن کو باریابی کیا دربار کے اس پاس بھٹکنے تک کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔ گویا دیدار حق سے محروم رہینگے۔ اور دربار مقدس پہرہ دار انہیں اس طرح دھتکارینگے۔ جس طرح ہندو لوگ چوہڑوں اور چمرنگوں کو اپنے چوکے سے۔ یہ خدا کے حکم کے نافرمان اور خدا کے دروازے سے ہانکے اور نکالے ہوئے آدمی ان نشانیوں سے پہچانے جاتے ہیں:-

وہ بہت سا مال رکھتے ہیں۔ اور اسے شراب اور کباب میں اڑاتے اور بولیوں اور بازارنوں کی صحبت میں زندگی کے دن بسر کرتے ہیں۔ وہ مسکینوں اور غریبوں کی طرف نظر نہیں کرتے۔ اور جو ان کے سامنے آئے۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں:-

گئی۔ تو بھی تو نہ رہیگا۔ پر اگر تو خدا کی طرف لوٹا۔ تو تمام جہان سے مستغنی ہو جائیگا

(ب ف) اے شراب کے نشے میں مست اور مدہوش۔ خواب غفلت میں اونگھتے ہوئے شرابی اس اُم الخبائث کو چھوڑ اور خدا کی محبت کا نشہ پی جو ابد تک نہیں اُترتا۔ اور خمار کی حالت نہیں ہوتی +

(ب ق) جیسے۔ موسےٰ۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رامچندر۔ کرشن۔ نانک۔ دیوی اور دیوتے سب اسی خداوند کی پرستش کرنے والے ہیں۔ جس کی پرستش تیرے لئے لازم ہے۔ اور اس بات پر نہ بھول۔ کہ جو کچھ ہے۔ جیسے یا موسےٰ یا محمدؐ۔ یا رامچندر یا کرشن یا نانک یا دیوی یا دیوتے ہی ہیں۔ نہیں یہ یہی ہیں۔ خداوند وہی ہے۔ وہی جس نے پیدا کیا تجھ کو۔ تیرے ماباپ کو۔ تیرے پیر پیغمبر کو تیرے گرو مرشد کو۔ استاد کو اور سب کو۔ سب کے لئے خون کو دودھ بنایا۔ چھوٹے سے بڑا کیا۔ بیشک وہ خدا بڑا بے نیاز ہے۔

(ب ک) اور دیکھ کہ جب انسان اور خدا کے باہمی تعلقات کا رستہ صاف ہو جاتا ہے۔ اور خودی۔ انسانیت۔ آدمیت اور علمیت کے حجاب اُٹھ جاتے ہیں۔ تو صاف الفاظ میں رحمت سے بھری ہوئی آوازیں بابزرگ کی طرف سے بلا وسیلہ دل میں سنی جاتی ہیں۔ اور یہ آوازیں مختلف وقتوں میں مختلف زبانوں میں مختلف آدمیوں کے سینوں میں پہنچکر ان کے سینوں کو نورانی کرتی ہیں۔ یہ آوازیں تمام دنیا کی نجات اور فائدے کے لئے ہوتی ہیں۔ اس لئے تو ان کو ہوش اور متانت کے ساتھ سن +

آپنا اور کیا نتیجہ نکالا ۷ ۱۴

وہ خدا کے بندوں کو دھوکا دیتے اور تمام باتیں جھوٹ اور فریب کی کرتے ہیں ۔

وہ اپنے دوستوں کو فریب دیتے اور اپنے دشمنوں کو تنگ کرتے ہیں ۔

وہ جو کچھ پاتے ہیں چراتے ہیں ۔ اور نئی چیز اپنے بھائی کے پاس دیکھ کر حسد سے جلتے ہیں ۔

وہ اوروں کی جان لینے کے لئے اپنی جان پر کھیل جاتے ہیں ۔

وہ غیبت میں اپنے بھائیوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور منہ پر سراہتے ہیں ۔

وہ نیک کام اور عبادت لوگوں کے دکھلانے کے لئے کرتے ہیں ۔

وہ پرہیزگار ظاہر ہونے کے لئے بہت سی پوجا کرتے اور بہت سی نماز پڑھتے ہیں ۔

وہ روزہ رکھتے ہیں ۔ تو سب کو خبر کرتے ہیں ۔ اور بے روزوں پر طعن رکھتے ہیں اور خیرات دیتے ہیں ۔ تو بہت سے لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں ۔

وہ گنہگار اور غیر مہذب اولاد اور متعلقین چھوڑ جاتے ہیں ۔ وہ بے گناہ اپنی عورتوں کو مارتے اور گھر سے نکالتے اور بعض وقت طلاق بھی دے دیتے ہیں ۔

وہ فرعون کے بھائی ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت خدائی دعوے بھی کرتے ہیں +

وہ حرص اور طمع کا مرض رکھتے ہیں۔ اور شہوت اور غضب کے عارضوں میں گرفتار رہوتے ہیں +

وہ تھوڑی سی مصیبت اور تکلیف میں بھی کبھی آسمان کو گالی دیتے اور کبھی زمانے کے پیچھے پڑ جاتے ہیں +

وہ تھوڑے سے غصہ اور غضب کی حالت میں برتنوں کو توڑتے اور بیجان چیزوں کو گالی نکالتے ہیں +

وہ شراب کو شرابِ طہور اور پولیوں کو بہشت کی حوریں اور چہاردہ سالہ محبوبہ کے وصل کو خدا کا وصل سمجھتے ہیں +

وہ نخوت۔ کبر۔ اور ہنکار کی بہت سی جمع رکھتے ہیں۔

وہ غریبوں کو تنگ کرتے ہیں۔ اور ان کی بہنوں۔ بیویوں۔ اور بیٹیوں کی عصمت کو بگاڑتے ہیں +

وہ مسکینوں کو خیرات دیتے اور دے کر ان سے دگنی خدمت لیتے ہیں۔

وہ اپنے بھائیوں کو سود پر روپیہ قرض دیتے۔ اور فخر۔ طعنے۔ ملامت اور بازپرس سے تنگ کرتے ہیں۔

وہ یتیموں کے سر سے ٹوپی اتارتے اور اپنے بیٹے کے سر پہ رکھتے ہیں +

وہ راہزنی کرتے ہیں۔ بے وفا۔ بد عہد۔ ظالم۔ اور خونخوار ہوتے ہیں۔

وہ خوشامد کرتے ہیں۔ اور چھوٹوں کو بڑا ظاہر کرتے ہیں۔

وہ جو کچھ اُن کے پاس ہے۔ اُسے کم سمجھتے ہیں۔ اور زیادہ نہ ہونے کے غم میں مرتے ہیں+

وہ اوروں کو خوشحال اور صاحب ثروت دیکھ کر اپنے دل میں چٹکیاں لیتے اور افسوس کرتے ہیں۔

وہ باوجود مطلق جاہل ہونے کے ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔ اور ڈینگیں مارتے ہیں۔

وہ بات بات میں شیخی بگھارتے اور فخر کرتے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔

وہ تعصب کی سخت زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

وہ امرد کی صحبت کو پسند کرتے ہیں۔ اور خلافِ فطرت کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔

وہ نیکوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور خلاف ورزی کے لئے نیکوں کا لباس پہنتے ہیں۔ اور اپنے تئیں نیک ظاہر کرتے ہیں۔

وہ گانٹھ کترتے ہیں۔

وہ سفید کاغذ پر جھوٹ لکھتے ہیں۔

وہ اوروں کی عورتوں کے ساتھ آشنائی رکھتے ہیں اور اپنی بیوی کو مارتے ہیں۔

وہ اپنی بیٹیوں کو بہت سا روپیہ لے کر بیچتے ہیں۔

وہ طمع لیکر اپنی بیٹیوں کو نابالغوں یا بوڑھوں کے ساتھ بیاہتے ہیں۔

وہ ہمسایوں کو ستاتے اور اندھوں کی راہ میں کانٹے بچھاتے ہیں۔

وہ اپنی خراب عادتوں میں اپنے بیٹوں بیٹیوں۔ اور بیوی کو شریک کرتے ہیں۔

وہ اپنی عورتوں اور بیٹیوں کو نچاتے اور غیر مردوں کی بغلوں میں بٹھاتے ہیں۔

وہ نہ گناہ کو گناہ سمجھتے۔ نہ اس سے ڈرتے ہیں۔

وہ روپے پیسے کے بدلے جان دیتے۔ اور سخت مصیبتیں اپنے سر پر لیتے ہیں۔

وہ مزدوروں کو مزدوری کم دیتے ہیں اور موقع پاکر غریب کی پگڑی اتار لیتے ہیں۔

وہ غلہ گراں ہونے کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور ناکارہ جنس ملاکر بیچتے ہیں۔

وہ پکی پکائی روٹیاں جمع کرتے۔ اور سکھاتے اور بیچتے — اور حیوانوں کو کھلاتے ہیں۔ پر بھوکوں کو نہیں دیتے۔

وہ موذیوں کے دوست ہوتے ہیں۔ اور شریروں کے ساتھ مل جاتے ہیں۔

وہ بدوں اور بدکاروں کے بدی اور بدکاری میں مددگار ہوتے ہیں وہ اکڑ کر چلتے ہیں۔

وہ اپنے آقا کا ساتھ نہیں دیتے۔ اور وقت بنے اس سے دغا کرتے ہیں۔

وہ خداوند کو سچا مالک۔ سچا حافظ۔ سچا رازق۔ سچا رفیق۔ سچا مددگار۔ سچا دلدار اور سچا ہمراز نہیں خیال کرتے۔ اور یہ ان کی غلطی ہے۔

(ب ھ) اور ثمردار درختوں کو دیکھ۔ کہ وہ اینٹ اور پتھر کھا کر خوش ذائقہ ثمر دیتے ہیں۔ اور جس قدر کوئی زیادہ اینٹیں اور پتھر مارتا ہے۔ اسی قدر اُس کے لئے زیادہ میوے نثار کرتے ہیں۔ او کم اعتقاد۔ تو اپنے دوستوں کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں۔ اور جو تیرے خیر خواہ ہیں۔ تو اُن کا بدخواہ بنتا ہے۔ اور جو تیرے جاں نثار ہیں۔ تو اُن کی جان کا دشمن ہے۔ اور یہ تیرے لئے اچھا نہیں۔ بہتر ہے کہ تو اپنے بھائیوں اور دوستوں کی مخالفت کو دل سے نکال ڈالے۔ اور جو تیرے ساتھ دشمنی کرتے ہیں۔ تو ان کا بھلا کرے۔ اور جو تیری جان کے دشمن ہیں۔ تو اُن کا دل و جان سے خیر خواہ ہو کیونکہ یہ وصف ایماندار آدمی کے ہیں۔

(ب ن) اور تو جس بزرگ کو جنگل میں تلاش کرتا ہے۔ اور جس بزرگ

وہ تھوڑا دے کر زیادہ لکھاتے ہیں +

وہ مقروض کو تنگی کے وقت تنگ کرتے ہیں۔ اور اپنا احسان جتلاتے ہیں۔

وہ بے رحم ہوتے ہیں۔ جانداروں کو بے دھڑک مارتے ہیں۔ اور خدا کا خوف نہیں کرتے۔

وہ بے شرم اور بے حیا ہوتے ہیں۔

وہ خدا کی ہستی سے بالکل انکار کرتے ہیں۔

وہ ہاتھ منہ دھو کر کھانا نہیں کھاتے۔

وہ اپنے مذہب کے سوا دوسروں کے بزرگوں کو بدی سے یاد کرتے ہیں۔

وہ حلال اور حرام میں تمیز نہیں کرتے۔ اور جائز اور ناجائز کو ایک خیال کرتے ہیں۔

وہ اپنی عمر لہو ولعب میں گذارتے ہیں۔ اور اسے کسی مفید مطلب کام پر نہیں لگاتے۔

وہ ماں باپ کی خدمت نہیں کرتے۔

وہ بھائیوں اور دوستوں کی عزت نہیں کرتے۔

وہ ہمسایوں کے حق نہیں پہچانتے۔

وہ جھوٹے تعویذ دیتے۔ اور بری ہدائیتیں کرتے ہیں +

تمام تعلقات کو چھوڑ - کیونکہ یہ جھوٹے اور ناپائدار تعلق ہیں - اور اس سے یہ معنی مت سمجھ - کہ ماں باپ سے فارغخطی - اور منکوحہ عورت کو طلاق - یا عزیزوں دوستوں سے چیں بجبیں - اور واقفوں اور آشناؤں سے ناواقف تو آشنا بلکہ ہر ایک تعلق میں خدا کا تعلق اور ہر ایک کی محبت کو خدا کی مصاحبت کے لحاظ سے خیال کرو - کیونکہ خدا ہمیشہ انہی آدمیوں میں ملتا ہے - مگر میں میں اور تو تو کے سوا ہے -

(ب ہ) اور دیکھ کہ تو لڑکپن سے جوانی - اور جوانی سے شیخیت کو نہیں جانتا مگر اس بات کو جانتا ہے کہ شیخیت کے بعد موت آنے والی ہے - اور ڈرتا ہے اور جھنجلاتا ہے - خوف کھاتا ہے - بیقرار ہوتا ہے - اور یہ تیری کم عقلی ہے - تو سچے دل سے جان رکھ - کہ موت صرف ایک حالت کی تبدیلی ہے اور کچھ نہیں -

موت ایک
واہ کیا کہنا

(ب ی) اور اگر تو اپنی روح کو جلا دینی چاہتا ہے - تو خوش خلق ہو - اور سب سے بکشادہ پیشانی پیش آ -

آخر شب
اور دعا

(ح د) مُرغ کی بانگ سننے سے پہلے جاگ - اور پاکیزہ ہو کر پاکیزہ لباس کے ساتھ رب العزت کے سامنے کھڑا ہو - اور مانگ - کہ اے تمام جہان کے پیدا کرنے والے - ارض و سما کے مالک - میرے اور میرے بھائیوں - میرے دوستوں اور دشمنوں کے دلوں کو اپنی معرفت ایمان اور سچے اعتقاد کے نور سے پر نور کر کے ہمیشہ کے لئے زندہ کر دے ۔

کے لئے کرتا ہی گرمیوں میں آگ تاپتا اور سخت سردیوں میں رات کے وقت
پانی میں کھڑا ہوتا۔ اور پتھروں اور مٹی کے بتوں میں بلاتا۔ اور کعبہ اور
کنشت میں خیال کرتا۔ مندروں اور شوالوں میں ڈھونڈتا مسجدوں۔
اور معبدوں میں سر مارتا۔ گڑگڑاتا۔ زاری کرتا۔ فریاد کرتا۔ مدد کے لئے
بلاتا ہے۔ وہ بزرگ اگرچہ نگاہ کی طرح تمام جگہ جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے
ہے۔ مگر آنکھ کی طرح دل کے سوا کہیں نہیں ملتا۔ پس تو اسے دلوں میں
تلاش کر۔ کیونکہ دل اُس کی بڑی گذرگاہیں ہیں۔ وہ پھول میں خوشبو
اور بلبل میں آہ و فغاں۔ اور نے میں۔ نغمہ و سرود ہو کر بستا ہے۔
ہر باغ میں نیا جلوہ دکھاتا ہے اور ہر گلبن میں نیا پھول کھلاتا ہے۔
اور تو اس نیرنگی میں بھول جاتا ہے۔ اور خدا کو چھوڑ عارضی وجودوں
کے عشق اور محبت میں گرفتار ہو کر محو ہو جاتا ہے۔ اس لئے تو اسے
ہمیشہ دلوں میں تلاش کر۔ کیونکہ وہ تمام دلوں میں ایک ہی صورت
اختیار کرتا ہے۔ مگر ہر ایک چیز اور جگہ میں علیحدہ رنگ دکھاتا ہے
(ب و) اور تو نہیں جانتا کہ دنیا میں کونسی چیز تمہیں گمراہ کرتی ہے
اور خدا کی مرضی کے برخلاف رستوں میں لے جانا چاہتی ہے۔ مگر
تو اس چیز سے بھاگ۔ جو کہ تجھے اپنے پاس بلاتی اور تیرے خیال
اور فکر میں اس کی محبت پائی جاتی ہے۔ خداوند چاہتا ہے۔ کہ تمام
لذتوں سے بھاگو کیونکہ انجام کار یہ تمہاری زندگی کو تلخ کر دینگی۔ اور

قناعت

کے ساتھ سن۔ کہ خداوند کیا کہتا ہے۔ خداوند چاہتا ہے۔ کہ قانع بنو کیونکہ
جس نے قناعت کی۔ عزت پائی۔ اور شکر کرو۔ کیونکہ جس نے شکر کیا۔
اپنی روزی کو اپنے پر حلال کیا۔ تو ننھی جان چڑیا کو نہیں دیکھتا کہ وہ جتنے
قطرے پانی کے حلق سے اتارتی ہے۔ اتنی دفعہ منہ آسمان کی طرف اٹھا کر
خدا کا شکر ادا کرتی ہے۔ اور اس معاملہ میں غفلت کو چھوڑ دے۔ کیونکہ
وہ قطرہ حلق سے اتارنے سے پہلے خدا کا شکر کرتی ہے۔ اس لئے کہ زندگی
موت کے ہاتھ میں ہے۔ تو کیا جانتا ہے کہ کب موت کا حکم ملے۔ اور تیری
روح دار الابد کو جانے کے لئے تیار ہو جاوے۔ اس لئے سانس نہ بلکہ
ایک ایک سانس کے ہزارویں ہزارویں اور لاکھویں لاکھویں حصے کو
غنیمت سمجھنا چاہئے اور غافل نہیں ہونا چاہئے۔ اور نیند کو پیارا نہیں
کرنا چاہئے۔ کیونکہ کوئی نہیں جانتا۔ کہ وہ سو کر اُٹھے گا۔ یا ہمیشہ کے لئے
سو جائیگا۔ پر وہ شخص جو کہ سچا اعتقاد رکھتا ہے۔ جانتا ہے۔ اور سچے
دل سے جانتا ہے۔ کہ دنیا میں صرف آج ہی آج ہے۔ اور بس۔ پس
تو جو کچھ کرنا چاہتا ہے۔ آج کر۔ اور کل پر نہ بھول)۔ کیونکہ کل تیرے اختیار
میں نہیں۔

چڑیا شکرا

پھر دیکھ۔ کہ آج میں صبح کاذب۔ صبح صادق۔ دوپہر۔ عصر۔ شام۔ کتنا
کچھ شامل ہے۔ سب سے اچھا وہ ہے۔ جو ابھی کا اعتقاد رکھتا ہے۔ اور
ایک سانس سے زیادہ پر بھروسہ نہیں کرتا۔ اور اس سے بھی اچھا ہے

(ح ر) اور جب تو خلوت میں جاوے۔ تو دل اور زبان سے گڑگڑا۔ یہ نہ سمجھ کہ خداوند دل کی باتیں سنتا ہے۔ بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ کیونکہ خداوند اگرچہ دل کی باتیں اچھی طرح سنتا ہے۔ مگر زبان کا اپنے فرض سے غافل رہنا اچھا نہیں۔

(ح س) اور پانی کو دیکھ کہ اُسے جیسے برتن میں ڈالا جائے۔ ویسی ہی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پر تو اپنے خیالات سے اوروں کا مقابلہ کرتا ہے اپنے آپ کو سچا کہتا ہے۔ اوروں کو جھوٹا جانتا ہے۔ اپنے آپ کو شریف کہتا ہے۔ اوروں کا رذیل نام رکھتا ہے۔ اپنے تئیں بزرگ سمجھتا ہے۔ اوروں کو حقیر جانتا ہے۔ اور عقلمند ہو کر اوروں پر جہل کا الزام لگاتا ہے۔ او عقل رکھنے والے تین آنکھوں والے اندھے تو کن آنکھوں سے ایسا دیکھتا ہے۔ کیا اُن آنکھوں سے جو تجھے اوروں کو اچھا دیکھنے۔ اور سچا جاننے۔ اور شریف خیال کرنے اور بزرگ سمجھنے کے لئے دی گئیں۔ تا کہ تو اُس کے برخلاف اُن کا دل نہ ستائے۔ یا اُن آنکھوں سے جن سے تیرے بھائیوں نے اپنے سوا تمام جہان کو بزرگ دیکھا۔ اور اپنے آپ کو حقیر خیال کیا۔ بیشک انہوں نے بہت اچھا دیکھا۔ کیونکہ بزرگی اور سچائی شرافت اور دانائی اسی میں ہے۔

(ح ص) اور مکھی اور عنکبوت کی حرص و قناعت اور ذلت و عزت کو اپنی عبرت بیں آنکھ سے دیکھ۔ اور نصیحت نیوش کانوں سے متانت

کو بھوکا رہنے دے۔ اور پیٹ کے لئے اُن کی دربدر گردی کی پرواہ نہ کرے
پر جن کی وہ نہیں کرتا۔ براہ راست اُن کو رزق نہیں پہنچاتا۔ وہ وہی ہیں کہ
جن کے اعتقاد میں فرق ہے۔ اور جن کے بندہ ہونے میں ابھی بہت کچھ
باقی ہے۔ یا یہ کہ جو ہوش سنبھل کر اپنے مربی سے باغی ہو گئے۔ خداوند
بڑا بے نیاز ہے۔ کہ وہ ہر حالت میں دیتا۔ اور اُن کی اطاعت اور انحراف
کی پرواہ نہیں کرتا۔

(۴۶) اور دعا مانگ کہ خدا اُس دن کا سورج تجھ پر نہ اگائے۔ جس میں تو
خدا سے غافل ہو۔ اور وہ رات نہ آنے پائے۔ جس میں ماسوائے اللہ کوئی
خیال تیرے دل میں کھٹکے۔

(ح ف) اور دیکھ کہ تو ہاتھ پاؤں۔ آنکھ۔ کان۔ ہوش اور عقل و الا ہو کر
نوکر رکھتا ہے۔ اپنے ہاتھ۔ اپنے پاؤں کے کام اوروں پر ڈالتا ہے۔ بیشک
تو سچا ہے۔ کہ جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے وہ اکیلا آدمی نہیں کر سکتا۔ اپنے
بھائیوں اور ہمجنسوں سے مدد لینا اور اُن کی مدد کرنا بہت اچھا کام ہے
مگر صرف اس حالت میں کہ ایک دوسرے کی ہمدردی کا خیال ہو۔ اور آقا
و نوکر کی تمیز کم ہو۔ یا اگر ہو تو صرف اسی قدر کہ جس طرح ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ
کان۔ دانت۔ زبان حلق۔ پیٹ کے غلام ہیں اور پیٹ ان سب کا۔
پر اگر تو اس طرح ہو۔ کہ نوکر ہی ہاتھ دھلائیں۔ نوکر ہی اُٹھا کر بٹھائیں۔
نوکر ہی منہ میں نوالے ڈالیں اور پھر سونے کی صورت میں نوکر ہی کروٹ

آقا او
نوکر
سمجھ

وہ شخص جو ایک سانس کے لاکھویں اور کروڑویں حصے پر بھی بھروسہ نہ کرکے اپنے آپ کو بالکل خداوند کے حوالے کرتا ہے۔ بیشک ایسے شخص نے آج کل۔ پرسوں اترسوں اور آئندہ ابدتک کی قدر کی۔ اور بیشک موت ایسے شخص کو دھوکا نہیں دے سکتی۔ نہ یہ شکائت باقی رہتی ہے۔ کہ ابھی یہ کام باقی ہے۔ افسوس کہ دفعتہً موت نے آلیا۔

(ح ط) اور دیکھ کہ تو سالہا سال سے خدا کی دی ہوئی روٹی کھاتا ہے۔ اور کھاکر تیرے دانت بھی گھس گھس کر نکل گئے۔ مگر تیرا اعتقاد یہی کہ خدا معلوم۔ کل ملیگا۔ یا بھوکا ہی رہنا پڑیگا۔ او کم اعتقاد۔ ایک تجھے ہی بھوکا رہنا پڑیگا۔ یا کروڑہا جانداروں کو بھی۔ جو سب کو دیتا ہے وقت پر تجھے بھی دیگا۔ پر یہ شرط نہیں۔ کہ مٹھائی دے یا فرنی۔ پیٹ بھرنے کے لئے کوئی مناسب چیز دیگا۔ اور ضرور دیگا۔ مٹھائی بھی دیگا۔ اور فرنی بھی دیگا۔ مگر یہ تب ہوگا۔ جب کہ تو اُس کا ہوگا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ تیرا ہے۔ تو اپنے پاس رکھے ہوئے بیل۔ گائے۔ بھینس۔ گدھے۔ گھوڑے اونٹ بکری۔ بھیڑ۔ کتے۔ بلی۔ کبوتر۔ باز۔ بہری۔ بلبل۔ مینا۔ طوطے اور ہرن۔ شیر وغیرہ کو پالتا ہے۔ باوجود پاس کچھ نہ ہونے کے مکر۔ فریب۔ عیاری چوری چکاری۔ غرض ہر طرح پیٹ پالنے کے لئے موافق غذا دیتا ہے۔ اور کبھی بھوکا نہیں رہنے دیتا۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خداوند۔ تمام جہان کا مالک اور سچا مالک اپنے بندوں اور اپنے پیدا کئے ہوئے جانداروں

سب کچھ کہ جس کے لئے تجھے ایک وارث فرزند کی ضرورت ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ کردے۔ مفید عام کام پر لگادے۔ کیونکہ جو مال اس طرح خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ کبھی ضائع نہیں جاتا۔ جانوروں کو دیکھو۔ کہ وہ نہ اولاد کے لئے غم کرتے ہیں۔ اور نہ اپنی خوراک کے لئے آج کے دن کل کی فکر کرتے ہیں۔ تاہم تمہارا بزرگ خدا انہیں دیتا ہے۔ اور وہی دیتا ہے جو کچھ اُنہیں مطلوب ہوتا ہے ؞

(ح ل) اور جب کوئی تیرا عزیز مرجاوے تو افسوس نہ کر اور دلگیر نہ ہو۔ غم نہ کھا اور آہ وزاری۔ نالہ وشیون سے باز آ۔ کیونکہ اس حالت میں یہ کام ناشاکر اور بے صبر آدمی کے ہوتے ہیں۔ زندگی ایک ناتمام چیز ہے جسے موت پورا کرتی ہے۔ کیا ناتمام کا پورا ہونا خوشی اور اطمینان کا باعث نہیں ہے۔ کیا تم اس کا نام قضا اور وفات نہیں رکھتے اور کیا تم سے بعضے جب کہ ان کا باپ بھائی مرجاتا ہے۔ تو نہیں کہتے کہ وہ پورا ہوگیا ہے۔ کیا ہر ایک مردہ کو مرحوم و مغفور کے لفظ سے نہیں پکارتے۔ کیا مرحوم نیکوئی سے نہیں یاد کیا جاتا۔ کیا دوست و دشمن اُس پر آنسو نہیں بہاتے۔ کیا موت آکر اُس کی تمام تکلیفوں۔ درد مصیبت۔ رنج۔ غم و الم کو اس سے دور نہیں کردیتی۔ کیا اُس کے تمام قرض اور فرض یکلخت ادا نہیں ہوجاتے۔ کیا جس دنیا کو چھوڑنے کے لئے بعض بنوں میں پھرتے۔ بعض آگ تاپتے۔ بعض جٹا دھارتے اور بعض ساری ساری رات اور سارا

بدلائیں۔ غرض جو کام ہے۔ بلا ضرورتِ نوکر نوکر ہی کریں۔ تو تو بیشک گنہگار ہے۔ کیونکہ کوئی خوش ہوکر نہیں کرتا۔ مگر مجبوری سے خداوند چاہتا ہے۔ کہ تم اپنے نوکروں سے بیشک اپنے ہاتھ پاؤں اور اعضاء سے کام لیتے ہو۔ مگر اُن کی مصیبت پر بھی اتنا ہی رو۔ اور تاسف کرو۔ جتنا کہ اپنے پاؤں میں ورم ہو جانے کی صورت میں کرتے ہو۔ اور اُن کی ناداری میں ویسی ہی مدد کرو۔ جیساکہ ہاتھ پر زخم ہو جانے کی حالت میں مرہم پٹی کا فکر کرتے ہو۔ پس اگر تم ایسے ہو۔ تو تم بیشک نوکر رکھنے کے قابل ہو۔ مگر جو اس کے برخلاف کرتا ہے وہ بہت جلد نوکر ہونے کے قابل ہو جائیگا۔ کیونکہ خداوند کی مرضی ایسی ہے۔

(ح ف) اور جب تو لڑکا ہو تو سچائی کو اپنی کھیل کو دسمجھ۔ پس یہی سچائی جوانی میں تیرے ہاتھ کی تلوار ہو گی۔ جس سے تو دشمنوں پر غالب آسکیگا اور بڑھاپے میں تیرے ہاتھ کا عصا ہو گا۔ جس سے تو آسانی کے ساتھ چل پھر سکیگا۔ خداوند ہمیشہ سچے آدمیوں کو ملک کی بہتری اور دینداری کی استحکامت کے لئے پسند کرتا ہے۔ اور خداوند ہمیشہ سچے آدمی کے ارادے کو استحکامت دیتا ہے اور دینداری کی راہ کی تکلیفوں کو روبراہ نہیں ہونے دیتا۔ پس ہمیشہ سچ بول۔ اگرچہ سر پر تلوار ہی کیوں نہ ہو۔ اور کبھی جھوٹ نہ کہو۔ اگرچہ تمام دنیا کی سلطنت مل جاوے +

(ح ک) اور یاد رکھ کہ اگر تیرے ہاں فرزند نرینہ نہیں پیدا ہوتا۔ تو وہ

بیکسی کے سوا کچھ نہیں۔
(ح ن) اور تو بزرگوں کی قبروں اور مزاروں پر جا۔ اور ان سے
روحانی فیض حاصل کر۔ اور دل کی تسلی پا۔ یا اگر وہ گنہگاری کی
حالت میں ہیں تو الحاح وزاری سے اُن کے لئے خداوند کے عذاب
کی تخفیف کی دعا مانگ۔ مگر کبھی کسی مراد کے حصول کے لئے نہ جا۔ کیونکہ
جو کوئی ایسا کرتا ہے۔ وہ مردود ہے۔ اور صاحب مزار کو تکلیف دینے
کے لئے جاتا ہے۔ نہ اپنے فائدے کے لئے جاتا ہے نہ اُس کا فائدہ
چاہتا ہے۔ کیا خداوند تیرا خدا سب کچھ نہیں جانتا۔ اور وہ جس نے
تجھے آنکھیں دیں۔ جن سے تو تمام جہان کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔
وہ تیری ضرورتوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ یا جس نے تجھے عقل اور
تمیز۔ روح اور جان دی۔ وہ تیرے اندرونی الجھنوں کو نہیں
جان سکتا۔ اور جس نے تجھے کان دئے۔ جن سے تو تمام آوازوں
کو سن سکتا ہے۔ اور وہ تیری آواز کو نہیں سن سکتا۔ یا جس نے
ایک لفظ سے اتنا کچھ پیدا کر دیا کہ اگر تو کروڑ آنکھ رکھ کر بھی کروڑ ہا
سال تک سیر کرتا جائے۔ تو بھی کروڑ میں سے ایک نہ دیکھ سکے۔
وہ تیرے لئے اپنے پاس کچھ سرمایہ روزی کا نہیں رکھتا۔ پھر تو
خداوند اپنے خدا سے کیوں نہیں مانگتا اور مشغول روحوں کو دق
کرتا ہے۔ اپنے آرام کے ساتھ اُن کو بھی بے آرام کرتا ہے۔

سارا دن پانی میں کھڑے رہتے ہیں وہ یک لخت پیچھا نہیں چھوڑ جاتی۔
پھر ان سب حالتوں میں تو بتا کہ موت میں کیا برائی ہے۔ جس کے لئے تو اپنے
بھائی یا باپ یا بیٹے پر اُس کے مرنے کے بعد اتنی زاری کرتا ہے۔ افسوس کرتا
ہے۔ غم کھاتا ہے۔ سر نوچتا ہے۔ اپنے آپ کو بے حال کرتا ہے۔ خداوند
چاہتا ہے۔ کہ تم آہ وزاری کی بجائے صبر وشکر اختیار کرو۔ اور خداوند سے
مرحوم کی بہتری کے لئے دعا مانگو۔ شائد تمہاری دعا سنی جائے۔ اور اُس
کو عذاب سے نجات ملے۔ مگر تیری اس کے غم میں آہ وزاری نہ کچھ تیرے
حق میں مفید ہوتی ہے۔ نہ کچھ مرحوم کو فائدہ دیتی ہے۔ جس طرح تیرے عیش
وآرام کو حرام کرتی ہے۔ اسی طرح مرحوم کی رُوح کو گھبراہٹ اور اضطراب
میں ڈالتی ہے۔ اور یہ سب کچھ تیری غلطی سے ہے۔
(۳۸) اور مرحوم کے نام کی روٹی برادری میں مت تقسیم کر۔ کیونکہ یہ دنیاداری
کی روٹی ہے۔ مرحوم کی روٹی نہیں۔ مرحوم کی روٹی محتاجوں کو کھلا۔ اور
ان کے ساتھ مل کر خداوند سے مرحوم کی بہتری کے لئے دعا مانگ۔ شائد
تیری دعا سنی جاوے۔ اور اس کو عذاب سے نجات ملے۔ تیرا مرحوم کے نام
برادری کو روٹی کھلانا یا تیری عزت کا باعث ہوگا۔ یا سُبکی کا۔ برادری
کی عزت اگرچہ دنیاداری کے لحاظ سے اچھی ہے۔ مگر غرور کی بنیاد ڈالتی
ہے۔ اور طبیعت میں نخوت پیدا کرتی ہے۔ مگر سُبکی کسی حالت میں اچھی
نہیں۔ تو نہیں جانتا کہ تیرے لئے عزت ہے۔ یا سُبکی مگر مرحوم کے لئے

روٹی نہ کھا سکتا تھا۔ کپڑے نہ پہن سکتا تھا۔ کیا تجھے پینے کو ماں کا دودھ۔ اور سونے اور سردی گرمی بچنے کے لئے ماں کی گود نہ ملتی تھی۔ اور اس وقت یہ انتظام کس کی طرف سے تھا۔ تیرے ماں باپ کی طرف سے۔ یا تیرے خداوند کی طرف سے خیر۔ اگر تیرے ماں باپ جانتے تھے کہ یہ بڑا ہو کر ہمارے کام آئیگا تو چڑیا کو تو یہ خواہش اور امید نہ تھی۔ اس نے خس و خاشاک سے نہائت محنت کے ساتھ گھونسلا بنایا۔ انڈے دئے اور از بس اُن کی حفاظت کی۔ بچوں کو دانہ کھلایا۔ اور آپ بھوکا رہا کی۔ اب بتا کہ چڑیا کے بچوں کے لئے یہ انتظام چڑا اور چڑیا کی طرف سے ہے۔ یا خداوند کی طرف سے۔ بیشک یہ سب انتظام خداوند کی طرف سے ہے۔ آدمی کے بچے سے تو مرغی کا چوزہ خوب صورت ہوتا ہے۔ مگر آدمی کے دل میں اپنے بچے کی محبت ڈالی۔ اور مُرغی کے لئے اس کے چوزہ کی۔ بچے کے لئے اس کی ماں کی چھاتیوں سے دودھ اُتارا اور چوزوں کے لئے اس کی ماں کو ایوب کا صبر دیا۔ بیشک ان اندرونی رشتوں کا پیدا کرنے والا وہی ہے +

پھر دیکھ کہ اگر یہ ٹھیک ہوتا کہ جس طرح اتفاق سے ہو گیا۔ ہو گیا تو چڑیا اپنے بچوں کو کنکر کھلاتی۔ یا گھاس منہ میں دیتی۔ یا گندم کا دانہ لاتی اور اُسے نہ توڑتی۔ پس تو اپنے کاموں کو تلا ہوا رکھ۔ اور جس طرح پہلے دودھ پی پی کر پلا۔ اب عمدہ غذا کی عادت ڈال۔ اور عمدہ لباس پہن اور عمدہ اور صاف مکان میں رہ اور سچے دل سے خدا کی عبادت کر۔ مگر شائد

جو کچھ تو مانگتا ہے خداوند سے مانگ۔ کیونکہ جو کوئی خداوند سے مانگتا ہے اور جو کچھ مانگتا ہے۔ وہ اُسے دیتا ہے۔ اور جو کوئی خداوند سے سوال کرتا ہے اور جس طرح کا سوال کرتا ہے۔ وہ اُسے ناامید نہیں کرتا۔ پر جو لوگ کہ مانگتے ہیں اور انہیں نہیں دیا جاتا یا جو لوگ کہ سوال کرتے ہیں۔ اور انہیں ناامید پھیرا جاتا ہے۔ سمجھ لو کہ اُن کے اعتقاد میں فرق ہے۔

(ح و) اور طہارت یہ نہیں کہ تو ہاتھ۔ منہ دھو کر اور سر کا مسح کر کے اور پاؤں پر پانی بہا کر یا نہا دھو کر پاک ہو جائے۔ بلکہ خداوند چاہتا ہے۔ کہ تم جس طرح غلاظت کو پانی کے ذریعے جسم سے پاک وصاف کرتے ہو۔ روح کو خداوند کی العنت سے بدی۔ بدکاری۔ جہل۔ تعصب۔ خودی۔ حرص۔ طمع۔ ناشکری وغیرہ نجاستوں سے پاک وصاف کرو اور دل میں کسی قسم کا برا خیال نہ رہنے دو۔ اگر طہارت سے تیرا یہ مطلب ہے کہ تو خداوند کے سامنے جاوے تو یہ طہارت ضروری ہے۔ اور تو اُس کے سوا یاربابی کی اجازت نہیں حاصل کر سکتا۔ اور اگر یہ نہیں سے ہے تو تو اوپر کا چمڑا اتار کر بھی پاک نہیں ہو سکتا۔

(ح ی) ہے تو تو اوپر کا چمڑا اتار کر بھی پاک نہیں ہو سکتا۔ اور تیرے روزانہ کاموں کا انتظام اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔ کہ جس طرح کوئی کام سے اتفاق سے ہو گیا ہے گویا یہ نہیں اتفاق تیرے دل کا مرض ہے۔ جب تو

سے نزدیک اور بالکل نزدیک ہے۔ وہ تیری بغل میں ہے۔ اور تیرے دل
کا ہمسایہ ہے۔ وہ تیرا سچا خیر خواہ ہے۔ اور ہر ایک معاملہ میں تیرا حامی اور
مددگار۔ کیا تو اسے نہیں جانتا۔ کیا تو اُس سے واقف نہیں ہے۔ مگر دھوکا
نہ کھا۔ کہ وہ تسلّی دینے والا عیسےٰ یا الیاس ہوگا۔ مہدی یا محمدؐ ہوگا۔ اور
چونکہ وہ شاہرگ سے نزدیک ہے۔ اس لئے خدا ہوگا۔ تیرا سچا پروردگار
ہوگا۔ نہیں نہیں وہ تو بذات خود ہے۔ اپنے آپ کو تسلی دینے والا اطمینان
دینے والا۔ بچانے والا۔ اپنا آپ حامی مددگار اور سچا خیر خواہ۔ تو آپ ہی آپ
ہے اور کوئی نہیں۔ پس خود پسندی چھوڑ۔ اور اپنے آپ کو خداوند کی طرف
لگا۔ نیکوکاری کو اپنا پیشہ بنا۔ اور وجود کی کھیتی سے بدی کی بنیاد اکھیڑ۔
پس اگر تو ایسا ہوگا۔ تو اپنے آپ کو بچانے والا۔ تسلّی دینے والا۔ اپنا آپ
حامی مددگار اور سچا خیر خواہ ہوگا۔ اور جب ایسا ہوگا۔ تو عیسےٰ۔ الیاس
مہدی۔ محمدؐ اور خداوند تیرا سچا خدا سب کے سب تیرے بچانے والے۔
تسلی دینے والے۔ حامی اور مددگار اور سچے خیر خواہ ہونگے۔ ورنہ نہیں
(ص) اور یہ کچھ ضروری نہیں کہ تم کو اطوار کی واقفیت ہو۔ اور وہ تجھ کو
انسان بنائیں۔ نہیں بلکہ تم خود انسان پیدا ہوئے ہو۔ ایسے چلو۔ کہ
تمہاری ذات سے اطوار کا ظہور ہو۔ نہ یہ ضروری ہے کہ تم کو اخلاق کی
واقفیت ہو۔ نہیں بلکہ تم خود آدمی پیدا ہوئے ہو۔ ایسے بنو کہ تمہاری بات
بات سے اخلاق ٹپکے ۔

تو یہ کہے گا۔ کہ میں مفلس ہوں۔ کہاں سے اچھا کھاؤں۔ کہاں سے اچھا پہنوں۔ اور کس طرح عمدہ مکان میں رہوں۔ مگر یہ تو تو نہیں جانتا۔ کہ یہ اعتقاد کا کھیل ہے۔ باز گوشت کھاتا ہے۔ روٹی کی تلاش نہیں کرتا۔ اس کا خدا اُسے وہی دیتا ہے۔ مُرغی کا چوزہ پیدا ہوتے ہی گوبر پھولتا اور دانہ تلاش کرتا ہے۔ آخر اسی طرح اپنی عمر گذارتا ہے۔ خداوند چاہتا ہے کہ تم اپنی تمام حرکات کو ضبط میں رکھو۔ اور کبھی کسی خطرہ اور وہم کو واپس نہ آنے دو۔ کیونکہ یہ اعتقاد کو خراب کر کے گھبراہٹ میں ڈالتے ہیں۔

(۹) اور اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے ہر بات میں کامیابی حاصل ہو۔ تو تو بے نفس ہو۔ اور طمع چھوڑ۔ کیونکہ جس شخص نے طمع چھوڑا اور بے نفس ہوا اس نے ثابت کر دیا کہ ہر ایک کام میں میرا ہی حق ہے۔ اور ہر ایک آدمی میرا ممد اور معاون ہے۔ خداوند چاہتا ہے کہ نفس پر غالب آؤ۔ تاکہ تمام جہان پر غالب آؤ۔ کیونکہ جس نے نفس کو مغلوب کیا۔ تمام جہان اس کا مطیع و فرمانبردار ہو گیا۔

(۱۰) اور دنیا میں آکر ایک بچانے والے ہاں ایک تسلی دینے والے کی تلاش کر۔ اور اسے معبدوں اور مسجدوں اور مندروں اور گرجوں میں نہ ڈھونڈ۔ نہ اس کے لئے بنوں۔ اور لق و دق سنسان جنگلوں میں خاک چھان۔ وہ تیرے بہت قریب ہے۔ اس کی تلاش میں دور نہ جا۔ وہ شاہرگ

ظاہر-باطن-حال قال-تحریر-تقریر ایک بنانا تیرا فرض ہے-

بے نفس ہونا-طمع چھوڑنا-ریا اور خطاکاری سے بچنا اور عمدہ کاموں کی عادت ڈالنا تیرا فرض ہے-

ڈوبتے کو بچانا اور اندھے کو راہ دکھانا تیرا فرض ہے-

بھوکے کو کھانا کھلانا اور ننگے کو کپڑا پہنانا تیرا فرض ہے-

اپنے ہر ایک معاملہ میں انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا تیرا فرض ہے- تیرا روپے کا مناسب استعمال اور ہر ایک کام میں اعتدال کا خیال رکھنا تیرا فرض ہے-

× ایک خاص مذہب پر چلنا اور اُس کے اصولوں پر صدق دل سے ایمان لانا تیرا فرض ہے-

خداوند کی اطاعت اور عبادت میں سرگرمی-اور استقلال ظاہر کرنا تیرا فرض ہے-

ممنوعات سے قطعی طور پر اپنے آپ کو محفوظ رکھنا تیرا فرض ہے-

سونے-جاگنے-کھانے اور پینے کے وقت اور قاعدے باندھنا اور ان پر عمل کرنا تیرا فرض ہے-

نیک کام کو تکلیف اور محنت اُٹھا کر بھی سرانجام کرنا تیرا فرض ہے-

بیوی بچوں کا دیندار بنانا اور نیک کاموں کی عادت ڈلوانا اور باادب بنانا تیرا فرض ہے-

(د ط) اور سچےّ دل سے جان رکھ کہ تقوےٰ انسان کے ایمان کا لباس ہے۔ اور حیا زیب و زینت دین کی۔ پس جس نے تقوےٰ نہ کیا۔ اُس نے اپنے ایمان کو برہنہ چھوڑا۔ اور جس نے حیا نہ کی۔ اُس نے دین کی زیب و زینت کو خاک میں ملا دیا*

(د ع) اور جو کچھ تیرے ذمے واجب الادا ہے۔ وہ تیرا فرض ہے۔ مُرغی جب انڈے دیتی ہے۔ تو اُن کا سیتا اُس کا فرض ہے۔ جب بچے نکلیں تو اُن کا پالنا اُس کا فرض ہے۔ اسی طرح ماں باپ کی خدمت تیرا فرض ہے۔ بھائی بندوں کی محبت تیرا فرض ہے۔

بیوی بچوں کی پرورش تیرا فرض ہے۔

اپنی حالت کو ٹھیک رکھنا اور بے عزتی اور ذلت سے بچانا تیرا فرض ہے۔

حتے الوسع قرض نہ اٹھانا تیرا فرض ہے۔

قرض اُٹھانا اور اُس کا وعدہ معینّہ پر ادا کرنا تیرا فرض ہے۔

اپنے آپ کو اور اولاد کو کفائت شعاری اور محنت کی عادت ڈالنا تیرا فرض ہے۔

نیک نیتی اور خوش گفتاری کے وصف پیدا کرنا تیرا فرض ہے۔ مظلوموں اور عاجزوں کی حمائت اور بیوؤں اور یتیموں۔ ہمسایوں اور مسافروں کی ہمدردی تیرا فرض ہے۔

سرّ ماوحے

(دق) ا و ب دو نقطے لو۔ اور اُن کے درمیان مسطر سے اب خط مستقیم کھینچو۔ چونکہ یہ خط خط مستقیم ہے۔ اس لئے ان تمام خطوں سے جو نقطہ ا سے نقطہ ب تک کھینچے جاسکتے ہیں۔ یہ سب سے چھوٹا ہے۔ یا بشرط فرض۔ اگر ا و ب دو مقام ہوں۔ جن میں سے ایک مقام سے دوسرے میں پہنچنے کے لئے بے شمار راہ ہوں۔ تو وہ راہ جو اب خط مستقیم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سب سے نزدیک کا راستہ ہو گا +

فرض کرو کہ ا و ب دو مقامات ہیں جو انسان اور خدا سے تعبیر ہوتے ہیں۔ تو سچا دین وہ ہو گا جو ا سے ب تک سب سے نزدیک کے رستے کی تعلیم کرتا ہے +

چونکہ ا و ب دو نقاط کے درمیان خط مستقیم صرف ایک ہو گا۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ سچا دین ایک ہی ہے اور وہ وہی ہے۔ جو ا و ب کے درمیان سب سے نزدیک ہے +

(دک) تمہارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جہاں دھوپ ہے چھاؤں نہیں۔ اور جہاں چھاؤں ہے دھوپ نہیں۔ اسی طرح جہاں روشنی ہے تاریکی نہیں۔ اور جہاں تاریکی ہے روشنی نہیں۔ اسی طرح

تمام نبیوں۔ ولیوں اور اوتاروں کو سنجیدہ الفاظ سے یاد کرنا تیرا فرض ہے
خداوند کو سچا مالک۔ سچا رازق۔ سچا حافظ۔ سچا رفیق۔ سچا مددگار اور سچا
دلدار جاننا اور جاننے والا۔ دیکھنے والا۔ سننے والا اور ہر ایک چیز پر محیط
سمجھنا تیرا فرض ہے۔

اُس کے بعد ابدی آرام۔ اطمینان اور تسلی دینا خداوند تیرے
سچے خدا کا فرض ہے۔

خداوند چاہتا ہے کہ تم اپنے فرائض سے کوتاہ دست نہ ہو۔ کیونکہ جس
نے فرض کو چھوڑا اپنی زندگی کو حرام کیا۔ اور افسوس کہ اُسے بعد میں افسوس
کرنا ہوگا۔

(دف) پاک دل میں پاک خیالات ہوتے ہیں۔ اور ناپاک دل میں ناپاک
وسوسے۔ جو دل پاک خداوند کی پاک محبت کے لئے ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک
کیا گیا ہے۔ وہی پاک ہے اور سچی پاکیزگی اُسی کے لئے ہے۔ ایسا دل ستایا
جاتا ہے۔ مگر نہیں گھبراتا۔ ملامت کیا جاتا ہے مگر دق نہیں ہوتا۔ وہ
اپنے خیالات میں مگن۔ اپنی حالت میں مست۔ اپنی کیفیت سے خوش۔
اور اپنے الجھن سے راضی ہے۔ وہ سچا ہے اور سچ یہ ہے کہ نیکی اُسی کے
لئے ہے ✤

تام تو دنیا رکھتا ہے۔ اور باطنی حواس کو ترقی دے۔ جن سے دنیا اور تمام حواس کے پیدا کرنے والے کا علم حاصل ہوتا ہے۔ دنیا تم کو خدا سے غافل کرتی ہے۔ دین خدا کو دکھاتا ہے۔ دنیا تمہارے جسم کو بڑھاتی اور روح کو گھٹاتی ہے۔ دین روح کو ابدی زندگی بخشتا اور جسم کو نیست و نابود کرتا ہے۔ دنیا فانی ہے۔ دین باقی ہے۔ دنیا غم و الم کی جا ہے۔ دین اطمینان اور ابدی راحت کا مقام ہے دنیا کا مآل اور نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اور دین خدا کو ملانے اور انوار ربانی حاصل کرنے کا ایک قدرتی ذریعہ ہے۔ پس جس قدر جلدی تو دنیا کو چھوڑ سکتا ہے۔ چھوڑ اور جس طرح دین حاصل کر سکتا ہے۔ کر۔

(د ھ) جب کوئی دنیاوار دینداری کے نور سے اپنے دل کے کسی حصے کو نورانی کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ پتھر میں لال پیدا ہو گیا۔ سہیل یمن نے ادیم پر اپنا پرتو ڈالا۔ صدف نے ابر نیساں سے قطرہ قبول کیا۔ اور جب کوئی دیندار دنیاداری کے نور سے اپنے دل کے کسی حصے کو نورانی کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ سورج گرہن لگا۔ چاند کو خسوف واقع ہوا۔

(د ن) دھوبی جب کپڑے کو پٹڑے پر پچھاڑتا ہے اور اُس سے میل دور ہو جاتی ہے تو وہ بالکل سفید ہو جاتا ہے۔ میل کا دور ہونا سفیدی ہے۔ سفیدی کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ اسی طرح دین کا طالب جب خدا کی معرفت سے اپنی روح کو دنیا کی غلاظت اور میل سے صاف کرتا

جہاں دین ہے ۔ دنیا نہیں ۔ اور جہاں دنیا ہے ۔ دین نہیں ۔ جس طرح چھاؤں دھوپ کی ۔ اور تاریکی روشنی کی ضد ہے ۔ اسی طرح دنیا دین کی ضد ہے ۔ اور جس طرح ایک وقت ایک جگہ دھوپ اور چھاؤں کو اکٹھا نہیں کیا جا سکتا ۔ ایک وقت ایک جگہ روشنی اور تاریکی نہیں جمع ہو سکتی ۔ اسی طرح کبھی دنیا دار دیندار نہیں ہو سکتا ۔ پس اگر تو دین حاصل کرنا چاہتا ہے تو دنیا کو چھوڑ ۔

(دل) جس طرح تم آنکھوں سے دیکھتے ۔ کانوں سے سنتے ۔ قوت شامہ سے سونگھتے ۔ ذائقہ سے چکھتے اور لامسہ سے معلوم کرتے ہو ۔ اور حافظہ سے یاد رکھتے ہو اور عقل سے حکم لگاتے ہو ۔ اسی طرح اور حواس بھی تم میں موجود ہیں ۔ جن سے موجودات کے پیدا کرنے والے ۔ ارض وسما کے مالک کا علم حاصل ہوتا ہے ۔ عام حواس صرف خداوند کی قدرت کے ذریعے تم کو خداوند کا قائل کرتے ہیں ۔ مگر خاص حواس خداوند کو دکھاتے ہیں ۔ ظاہری آنکھوں کی بینائی کے لئے غیر شفاف چیزیں حائل ہوتی ہیں ۔ مگر ان آنکھوں سے تحت الثرٰے اور عرش معلٰے پر کی چیزیں صاف نظر آتی ہیں ۔ بہتر ہے کہ تو ان آنکھوں کی بینائی کھوئے ۔ اور وہ بینائی حاصل کرلے کیونکہ تو جانتا ہے کہ جب تیری نظر اوپر کو ہوتی ہے ۔ تو تو نیچے کو نہیں دیکھ سکتا اور جب نیچے کو دیکھتا ہوتا ہے تو آسمان کی طرف نظر نہیں لے جا سکتا پس اگر تو خدا کا وصل چاہتا ہے تو ظاہری حواس کو کھو ۔ جن کے علم کا

بندگی کے حقوق کا لحاظ رکھا اور اپنی بندگی سے خداوند کی معرفت کا ایمان پایا۔ اور دید حق کی قابلیت حاصل کی۔ مبارکباد کی بشارت سناتے ہیں۔

ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ عیسائی۔ یہودی۔ بدھ۔ جینی سب کو خوش ہونا چاہئے۔ بشرطیکہ اپنے اپنے طریق اعمال کو جو مذہب دینداری اور خداجوئی کے لئے تعلیم کرتا ہے۔ نیک نیتی اور خوش اعتقادی سے بلا رو و رعائت ابنائے جنس اور بلا پابندئے مذہب و رسم و بلا خوف و رجائے دوزخ و بہشت محض خوشنودئے حق اور رضاجوئی خالق کے لئے اپنا فرض فرضان سمجھ کر انجام کو پہنچایا۔ تم سب ایسوں کو جنہوں نے خداوند اپنے سچے خدا کی محبت کی لو لگائی۔ خداوند کی محبت اور اپنے فرائض کی انجام دہی کی غرض سے ایام زندگی کے عیش و آرام کو حرام کیا۔ آرام و اطمینان کو کھویا۔ خداوند کے لئے مسافروں۔ ہمسایوں۔ بیوؤں۔ یتیموں۔ بھوکوں اور ننگوں کی دستگیری کی۔ غمگین کی غمخواری کی۔ دلگیر کی دلداری کی۔ مصیبت زدہ کو مصیبت سے نکالا۔ گرتے کو سنبھالا۔ رضا۔ تسلیم۔ توکل۔ صبر۔ رحم۔ انصاف۔ خوش خلقی۔ تواضع انکسار اور نیک نیتی کو اپنا شیوہ بنایا۔ خوشخبری ہو کیونکہ خداوند تعالےٰ تم سے خوش ہے۔ بیشک تم نے اچھا بیج بویا۔ اچھی زمین میں بویا باقاعدہ بویا۔ وقت پر بویا۔ سنو بہشت کے دروازے تم کے لئے

ہے۔تو وہ دیندار ہو جاتا ہے۔کیونکہ دُنیا کو چھوڑتا ہی دین ہے۔
دین علحدہ کوئی چیز نہیں۔

(دو) ایک اکیلے مکان میں بیٹھ جو ہر قسم کے شور و غوغا سے پاک
ہو۔اپنی آنکھوں کو بند کر۔کانوں کو آواز کی شنید سے روک۔دونو
لبوں کو ملا۔حس لامسہ کو کھو۔اپنے آپ کو بھول جا تھوڑی دیر میں
تو بحر ظلمات میں ہو گا۔تو ظلمات میں دور تک چل۔خیالات کو تھام
وہ دیکھ سامنے آب حیات کا چشمہ ہے۔چشمے کے کنارے پر بیٹھ جا۔
دم لے۔آرام کر۔پانی پی۔اگر ایسا ہو گا تو اس میں کچھ شک نہیں
کہ تو ابدی آرام پائیگا۔اے خدا کے پیارے دیندار۔زمین آسمان۔
سورج چاند۔ستارے سیارے۔سب کی سب چیزیں فنا ہو جاوینگی
پر تو فنا نہیں ہو گا۔

(دہ) اور اپنے دل میں بُرے خیالات کو جگہ مت دہ۔مسجد میں شراب
کی دُکان مت کھول۔کعبہ کو قمار بازی کی جگہ نہ بنا۔اپنی گھر کی چوری
کے لئے مت جا۔جس ٹہنی پر تو بیٹھا ہے اُس کو جڑ سے مت اکھیڑ۔باپ
کے دُشمن کے ساتھ مت مل۔اپنے رہنے کے مکان کی بنیادیں کھوکھلی
مت کر۔اپنے کھانے میں زہر مت ملا۔ایک شخص بدی کرتا ہے دوسرا
بدی کرنے کا خیال کرتا ہے۔خداوند کے نزدیک دونو برابر ہیں۔

(دی) خداوند پاک بلا قید مذہب اپنے ان تمام بندوں کو جنھوں نے

(۱۳) خداوند پاک اپنے بہت سے بندوں سے خوش ہے۔ اور اُن کے لئے وعدوں کا نیا کرتا ہے۔

(ب) خداوند یقین دلاتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنا بہشت دوزخ اپنے ساتھ لائیگا۔ کیونکہ بعض اپنے بہشت کی بنیادیں پختہ قائم کر رہے ہیں۔ اور بعض اپنے دوزخ کے بنانے میں مصروف ہیں۔ خداوند افسوس کرتا ہے کہ ایسے بہت ہی زیادہ ہیں جو دوزخ کی تیاری میں ہمہ تن مصروف ہیں اور افسوس ہے کہ انہیں آگے چل کر افسوس کرنا ہوگا +

(ج) دوزخ کی آگ غصے کی آگ سے ملتی جلتی ہے۔ اور اُس کے شعلے اور تپش غصے کی آگ اور تپش جیسے ہیں اور جو اس میں سانپ اور بچھو ہیں۔ اُن کا زہر حسد کے زہر کا سا ہے۔ اور وہاں کی خوراک گویا غم کھانا ہے۔

(د) بہشت میں جو سب سے بڑی خوشی ہے۔ اس کا مزا استغنا کی لذت سے ملتا جلتا ہے۔ اگر خوشی۔ آرام اور اطمینان کو ایک مجسم شکل میں ظاہر کیا جائے۔ تو وہاں اس قسم کے آدمیوں سے تعلق ہوگا۔

(ہ) اور یہ مت سوچ کہ میری دعاؤں کا اثر انتظام الٰہی اور تقدیر ربانی پر کس طرح اور کسقدر ہوتا۔ اور اس طرح کس قدر نعمتیں میسر آتی ہیں۔ جو شخص اپنا اعتقاد خداوند کے لئے صاف کرتا ہے۔ ضمیر کے ذریعہ بالطبع اس کے دل میں تحریک ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی حوائج اور خواہشات

کھل گئے۔ سفر حیات سے واپس جاتے ہی بلا مزاحمت بہشت میں داخل ہو۔ اور اپنے کھیتوں کو سنبھالو۔ ابد تک کھاؤ۔ کاٹو اور مزے کرو۔ کیونکہ مصیبت کا زمانہ اور امتحان کے دن تم گذار آئے۔ یہ ابدی راحت اور کامل اطمینان کے دن ہیں۔ اور جو کچھ تم نے دار العمل میں بویا۔ وہ تمہاری آمد سے پہلے پک تیار ہو گیا۔ اب یہ کھیتیاں بتدریج ابد تک پھیلتی رہینگی۔ بار دگر بونے کی ضرورت نہیں۔ پر جنہوں نے کہ وساوس سے اپنے مذہب میں غلطی کھائی۔ خداوند کو ہمیشہ کے لئے بھلا دیا۔ انہوں نے محنت کرنی شروع کی۔ اور بہت بڑی محنت شروع کی۔ وہ اس خیال سے کہ محنت کا پھل رائگاں نہیں جاتا۔ صبح سویرے اُٹھ ایک تبر لے اپنے رہنے کے مکان میں گھس گئے۔ جس میں اُن کا مال و اسباب ہے۔ اور بال بچے ہنسی خوشی کھیل رہے تھے۔ انہوں نے اندر جا کر دیواروں کی بنیادیں کھوکھلی کرنی شروع کیں۔ اور آن کی آن میں مکان کو نیچے دے مارا۔ خوش خوش بیوی بچے مجروح اور زخمی ہوئے۔ گھر کا مال و اسباب تلف ہؤا۔ بنا بنایا مکان اجڑ گیا۔ اور آپ بھی مکان کے نیچے دب کر زندگی کو ختم کر گئے۔ اور یہ سب صرف اس خیال سے ہؤا کہ محنت کا پھل رائگاں نہیں جاتا۔ اور کوشش بے سود نہیں ہوتی۔ انہوں نے جیسا بویا۔ اُس کا تقریباً نصف تو یہاں کاٹ لیا اور باقی کو کاٹنے کے لئے ابد تک کافی وقت ہے

حفیظ۔ بنی نوع ہر جنس کے سچے حافظ! اے غفور الرحیم سچے خالق۔ سچے
مالک۔ تمام مخلوقات تیرے فضل کی امیدوار ہے۔ اور تمام جہان تیرے
موجودہ فضل کا شکرگذار۔ میں تردامن اور نابکار امید کرکے آیا ہوں۔
گناہوں کا بوجھ ساتھ لایا ہوں۔ فضل چاہتا ہوں۔ رحمت کا امیدوار
ہوں۔ اپنے کیئے سے پشیمان ہوں۔ بے عقل ہوں۔ کم فہم ہوں۔ نادان ہوں
کوئی اپنا نہیں۔ کوئی غمخوار نہیں۔ کوئی یار نہیں۔ مددگار نہیں۔ آشنا
نہیں۔ حال پرساں نہیں۔ مگر اے خداوند۔ میرے سچے خدا۔ جب تو
اپنا غمخوار۔ یار۔ مددگار۔ آشنا اور حال پرساں ہے تو پھر کسی کی ضرورت
ہی نہیں۔ اپنے رحمت و فضل کو نازل کر۔ اور میرے اعمال نامہ نابکاری
کو دھوڈال۔ اے خداوند سچے خدا دل کی صفائی دہ اور میرے دل کو دنیا
کی جانب سے پھیر۔ میرے دشمنوں کو نیک راہ کی ہدائت دہ۔ اور اپنے فضل
وکرم سے خوش رکھ۔ میرے دوستوں کو اپنی محبت دہ اور دنیا کے لالچ
حرص اور طمع سے باز رکھ۔ میرے والدین اور بھائی بندوں کو اپنے سچے
دین سے فیض یاب کر اور اُن کو دُنیا و عقبےٰ میں دل کا آرام دہ۔ اے
پاک اور سچے خدا۔ میرا آرام و اطمینان بھی انہی کو دے دے اور مجھ کو اپنے
غم اور تکلیف میں رکھ۔ اے خداوند! سچے خدا میں بہشت نہیں چاہتا۔
دنیا میں عزت نہیں چاہتا۔ دولت نہیں چاہتا۔ تصرف اور حکومت نہیں
چاہتا۔ تکلیف و رنج سے نہیں بھاگتا۔ دوزخ سے نہیں ڈرتا۔ مگر صرف

اپنے قادر مطلق اور مسبب الاسباب کے سامنے پیش کرے۔ اور اسی طرح اپنے دل کو تسکین دے۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ انتظام الٰہی اور تقدیر ربانی کا ٹلنا محال ہے۔ مگر یہ بھی محال ہے کہ تو سچے دل اور قلبی اطمینان سے مانگے۔ اور تجھے نہ ملے۔ کیونکہ اگر وہ منتظم ہے۔ تو قادر بھی تو وہی ہے +

دعاؤں سے یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے سچے خداوند کی محبت سے اپنی ابدی سلامتی کا خواستگار رہو اور اس طرح کامیابی حاصل کرے۔ اور چونکہ یہ اعتقاد کا کھیل ہے۔ اس واسطے سچی خوشی۔ سچا آرام۔ سچی تسلی اور کامل اطمینان اسی میں ہے۔ پس تو صبح ہو یا شام پیشی ہو یا دیگر۔ یہاں تک کہ رات کو سونے کے وقت بھی غفلت نہ کر۔ اور رب الارباب کے سامنے اس طرح گڑ گڑا۔

صبح کے وقت کی دُعا

اے پاک۔ عرش معلے پر کے رہنے والے! اے عزیز پیار کرنے والے! اے عوش بہشت بریں کے بنانے والے! اے قادر ہر ایک چیز میں قدرت اور خاصیت پیدا کرنے والے؟ اے نیک بندوں کو راہ ہدایت دکھانے والے! اے ارحم الراحمین۔ رحم اور بخشش کرنے والے! اے مولا۔ بیووں۔ یتیموں اور بیکسوں کے والی! اے

موسم میں گرمی ہو یا سردی۔ بہار ہو یا خزاں۔ ہر ایک جا تحت الثریٰ ہو یا عرش معلےٰ۔ بقعہ نور نبی ہوئی ہوتی ہے۔ پس اے میرے پیارے خالق۔ سچے معاون اور سچے مددگار۔ میرے دل کو دنیا کی طرف سے پھیر۔ اور اپنی طرف لگا۔ میری طبیعت کو اپنی ذات کے عیش کا سرور دہ۔ اور میرے دل کو اپنی ذات کے پرتو سے محو کر۔ میرے کانوں کو دنیا کی طرف سے بہرہ کھوے اور اصوات سرمدی سے بہرہ ور کر اور سلطان الاذکار کی راہ کھول دے۔ میری زبان کو لال کر دے تا کہ میں تیری مرضی کے برخلاف اور تیرے سوا ایک بات بھی نہ کر سکوں اس پر مجھے اپنی طرف لگا۔ اور زبان بے ذکر و بے شکر کو ذکر اور شکر کے لائق بنا۔ میری آنکھوں کو نابینا کر دے تا کہ میں تیری ذات کے سوا کسی چیز کے دیکھنے کا قصد نہ کروں اور اپنی حکمت کاملہ سے دید حق کی قابلیت دہ۔ اے خداوند سچے خدا تو احکامِ جلالی و اجمالی یعنی قضا و قدر کو حکم دیدے۔ کہ وہ مجھے ایک قدم نہ چلنے دیں۔ جب کہ میں تیری مرضی کے برخلاف چلنا چاہوں۔ اور ایک سانس نہ لینے دیں۔ جب کہ میرا زندگی سے منشا ماسوا اللہ ہو۔ اے خداوند سچے خدا مجھے نفس امارہ کی شرارت اور شیطنت سے بچا۔ اور اپنے دیدار کا مستحق بنا۔

تیرا دیدار چاہتا ہوں۔ خواہ وہ خوشی اور آرام کی حالت میں ہو۔ خواہ غم اور تکلیف کی صورت میں۔ پس اے میری پرورش کرنے والے پیارے مربی۔ میری اس صبح کی دعا کو قبول کر اور دیدار فیض آثار سے فیضیاب کر کے بارگاہ صمدی میں قبولیت کا درجہ عطا فرما۔ میرے سینے کو عطیات انوار ربانی سے منور کر۔ اور میرے ویرانہ دل میں اعتقاد اور سچے دین کا خیمہ لگا +

پیشی کی دعا

اے زمین و آسمان کے بزرگ اور تمام مخلوقات کے سچے مالک۔ سچے رازق۔ میری عقل تیری توحید کو دیکھ کر چکراتی ہے۔ اور میرا دل تیری کثرت اور وسعت سے حیران ہے۔ میری آنکھیں جو تیری مخلوق کی دید کی بھی پوری قابلیت نہیں رکھتیں تو پھر یہ تیری ذات کے پرتو کو جو نہ خیال میں آسکتا ہے نہ آنکھوں میں سما سکتا ہے۔ نہ دید ہے نہ شنید۔ بے مثل ہے۔ بے مثال ہے۔ بے چون ہے۔ بیچگون ہے۔ نہ تحریر کی بات ہے نہ تقریر کی۔ اس پر کون و مکان میں جلوہ آرا ہے۔ زمین و آسمان میں پرتو فگن ہے۔ کس طرح دیکھ سکتی ہیں۔ سورج تو جہان سامنے ہوا۔ اپنی روشنی سے تاریک گھروں کو روشن کیا۔ مگر اے بزرگ تیری ذاتِ نورانی کے پرتو سے ہر وقت صبح ہو یا شام۔ دن ہو یا رات۔ ہر

اور ہر ایک کو بلا محنت و مشقت اور بلا پدری وراثت اور بلا زراعت اور بلا
تجارت اور بلا نوکری اور سوداگری اور کسی حیلے اور پیشے کے موافق غذا
دینے والے مہربان اللہ تعالیٰ! کچھ نہ تھا۔ تو تو کچھ نہ ہوگا۔ تو تو ہوگا۔ ہم
تیری ثنا کس زبان سے بیان کریں۔ اور تیرے اوصاف کس منہ اور عقل
پر۔ اور ہم بیان کرنے والے کون ہیں۔ خود تیری ذات کا جلوہ ہے۔ جو
دیکھ بھال رہا ہے۔ اور تیری ہی ذات کا پرتو ہے۔ جو سُن سُنا رہا ہے۔ مٹی کا
منہ اور مٹی کی آنکھیں اور مٹی کے کان کون ہیں۔ جو نہیں بنا سکتا۔ مگر
مشکل تو یہ ہے کہ وہ آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ وہ کان سُن نہیں سکتے
وہ منہ کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ ایزد پاک اور قادر ذوالجلال تیری احدیت
اور صمدیت میں کس کو کلام ہے۔ مور سے مار اور ماہی سے ماہ تک تمام
مخلوقات تیرے حکم کی فرمانبردار ہے۔ پر انسان ضعیف البنیان اپنی
کم عقلی۔ نافہمی۔ کج بینی اور کج ادائی سے تیری رضا کے برخلاف سوچتا
ہے اور تیرے حکم کے برخلاف کرتا ہے "چاہ کن را چاہ درپیش"۔ چاہ
غفلت میں گرتا ہے۔ اور ناامیدی اور حسرت میں مرتا ہے۔ پر اے سچے
خداوند۔ میں ماں باپ کو چھوڑ بہن بھائی کو چھوڑ۔ عزیزوں خویشوں
کو چھوڑ۔ دوستوں دشمنوں کو چھوڑ اور اُن کے باہمی تعلق الفت اور
محبت کو چھوڑ۔ خویشی اور یگانگی کو چھوڑ۔ دوستی اور دشمنی کو چھوڑ۔ صرف
تیری ہی رضا چاہتا ہوں اور تیری ہی اطاعت قبول کرتا ہوں تجھ

جلوۂ ذ[illegible]

عصر کی دُعا

اے خداوند زمین و آسمان کے خدا آسمان تیری رفعت و اقبال اور جاہ و جلال کا صریح ثبوت۔ اور زمین تیری قدرت اور استحکامت کی ظاہر دلیل ہے۔ تیرا سب سے ناکارہ بندہ اعمالِ شنیعہ سے آلودہ بارگاہ صمدیت میں باریابی کا سوال کرتا ہے۔ پس تو اے خداوند رحمت باری اور شار الٰہی سے اپنے رحم و کرم کے طفیل اس کے اعمال نامہ کو بدی و بدکاری کی غلاظت سے پاک و صاف کر کے اس قابل بنا دے کہ اُسے بارگاہ والا تک پہنچنے میں کسی قسم کی روک ٹوک نہ ہو۔

شام کی دعا

اے خداوند سچے خدا تو نے مجھے نیستی سے ہست کیا۔ عدم سے زندگی کا منہ دکھایا۔ نیکی بدی کی پہچان دی۔ اپنی صورت کا آئینہ ٹھیرایا۔ اب اپنی ربوبیت کے لحاظ سے مجھے دید حق کی قابلیت دے اور الٰہیت کی قابلیت سے عبادت کرنے کے لائق بنا۔

رات کے وقت کی دعا

اے گلشن ہستی کے خوش آوازی سے بولنے والے طیور پیدا کرنے والے

سے بچ سکتا ہے۔ خداوند چاہتا ہے کہ خدا کا طالب جس وقت نیکی کر سکے نیکی کرے۔ اور جس وقت بدی سے بچ سکے۔ بچے*

(مرط) تو شہد کی شیرینی میں زہر نہ کھا۔ دنیا کی لذت کے دھوکے میں اپنی ابدی زندگی کو تلخ نہ کر۔ مزرعہ دل میں نیکی اور پارسائی۔ حیا اور عفت کے بیج بو۔ اور ان کے ثمر سے مخلوقات کو بہرہ ور کر*

پیشین گوئی

(مرع) علم و حکمت کی سلطنت ہوگی۔ عالم و حکیم حاکم ہونگے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بڑی بڑی باتوں کو سمجھینگے۔ نیکی بدی میں بہت کم فرق ہوگا تب تمام عالم میں بغاوت پھیل جائیگی۔ کج بحثی سے فاضلوں کے سر کٹینگے چھوٹے چھوٹے بڑوں کی بے عزتی کرینگے۔ اگرچہ ان باتوں کا جمع ہونا محال کے قریب ہے مگر نہیں ایسا ہی ہوگا۔ جب یہ باتیں حد کو پہنچ جائینگی ایک خوش شمائل شخص پیدا ہوگا۔ اس کا چہرہ سورج سا چمکتا ہوگا۔ وہ رعد کی کڑک کی مانند آئیگا اور سارے جہان پر چھا جائیگا۔ وہ دین کی بادشاہت کے لحاظ سے آئیگا اور تمام دلوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کریگا۔ وہ انصاف کریگا۔ اور سیدھی راہ بتائیگا۔ وہ وعظ کریگا اور لوگ بند کو ٹھڑیوں میں اپنے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر روئینگے۔ بیٹے کو باپ پر تاسف ہوگا۔ اور باپ بیٹے کو حسرت کی نظر سے دیکھیگا۔ وہ تمام

خوش شمائل

سے ہی مدد طلب کرتا ہوں اور تیرے ہی ماتحت رہنا چاہتا ہوں۔ پس
تو میرے آج کے دن کی اس آخری دعا کو قبول کر۔ اور ہدائت وہ کہ میں
تیری رضا کے برخلاف نہ کروں اور تیری اطاعت سے باہر نہ چلوں۔ ہدایت
وہ کہ میں اپنے دل میں صرف تیرے ہی محبت کا چراغ روشن دیکھوں۔
اور تیری ہی ذات ربّانی سے فیض یاب ہونے کا خیال رکھوں۔ ہدائت وہ
کہ میں خلقت سے پوشیدہ اس طرح تیری عبادت اور یاد میں مصروف
ہوں۔ جس طرح میرے بھائی گناہ اور بدی کے وقت پوشیدہ ہوتے ہیں
اے سچے قادرِ مطلق اور خالق برحق میرے دل کو دنیا کے مال و دولت
عیش و عشرت۔ ذوق۔ لذت اور نشاط اور انبساط سے مستغنی کر دے۔
اور مرنے سے پہلے اس قابل بنا دے۔ کہ تیری ذات کے سوا میرے دل میں
کسی قسم کے خیال کی گنجائش نہ رہے۔

(رنس) خداوند کی طرف سے جو رزیڈنٹ انسان کے وجود میں
رہتا ہے۔ وہ اُس کے ظاہری باطنی تمام قسم کے افعال و حرکات کی رپورٹ
ایک ایک سکنڈ کے بعد منٹ کے بعد گھنٹہ کے بعد یومیہ۔ ماہواری۔ اور
سالانہ خداوند تمام جہان کے سچے خدا کے سامنے پیش کرتا رہتا ہے۔
پس تو اپنی حرکتوں سے خواہ وہ برائی کے لئے آنکھ کی جھپک ہی کیوں نہ
ہو۔ بے غم مت بیٹھ۔ کیونکہ آخر بڑی سرکار میں پیش ہونا ہے۔

(مہص) نہ انسان ہر وقت نیکی کر سکتا ہے۔ اور نہ ہر وقت بدی

رزیڈنٹ

بچاتا ہے اور خداوند کی طرف بلاتا ہے +

(ر۔ل) جس طرح مشق سے چیزیں خوبصورت اور قابل قدر اور جلدی بنتی ہیں۔ اسی طرح عبادت سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے طبیعت میں اعتقاد جمتا ہے۔ خداوند کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے +

(ر۔م) کفائت شعاری یہ ہے کہ تو اپنے آپ میں اسراف نہ کرے۔ اپنے آپ کو غیر محدود نہ بنائے۔ اپنی حالت کو سنبھلے۔ دل کی نقدی سے خداوند کی محبت اور شوق کو خریدے۔ اور اس قیمتی شے کو دنیاداری میں برباد نہ کرے +

(ر۔ن) جب چیونٹیوں کے پر نکل آتے ہیں تو اُن کی موت آجاتی ہے۔ انسان بھی جب غرور و تکبر سے اُڑنے لگتا ہے تو اپنی روحانی اور ابدی زندگی کو برباد کرتا ہے۔

(ر۔و) گناہگاری کے مرض کا پوری صحت دینے والا نسخہ سچا اور کامل اعتقاد ہے۔ خداوند کو اس کے اختیارات میں کامل سمجھنا ایمان ہے اور دیکھنا دین ہے +

(ر۔ز) ہمسائیوں۔ ہمنشینوں اور ہم قوم آدمیوں کے بازو کے درد کو اپنی آنکھ میں پڑا ہؤا تنکا خیال کر اور جس قدر جلدی ہو سکتا ہے۔ اپنی آنکھ سے تنکا نکالو۔ کیونکہ بینائی کے جاتے رہنے کا ڈر ہے۔ اور جس قدر جلدی ممکن ہے۔ اُن کے بازو کی مرہم پٹی

حق ملہم

دلوں پر حکومت کریگا۔ اور تمام رشتوں کو توڑیگا۔ تمام درختوں کے پتے اس کی کتاب کے اوراق ہونگے۔

(ر ف) دُنیا دار دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرتا ہے جس طرح گھاس کا کوئی پتا پانی کی سطح پر۔ وہ پانی کے چلنے کے ساتھ چلتا ہے اور پانی کے ٹھیرنے سے ٹھیر جلتا ہے۔ وہ نیکی اور بدی کی کم تمیز کرتا ہے اور اپنی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ مصیبتوں کے گڑھوں میں گرتا۔ اضطراب اور نامردی کی ہوا سے ہچکولے کھاتا۔ اپنے آپ کو بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہے +

(ر ق) اگر تو لوگوں کو محبت اور اعانت کا سبق دینا چاہتا ہے۔ تو اپنے آپ کو محبت کر اور اپنا آپ مددگار رہو۔ اپنے سر میں محبت اور اعانت کا زور پیدا کر اور پانی کی مانند قوم کی پن چکی کے ساتھ ٹکراتا ہو اس میں بھی محبت اور اعانت کا چکر پیدا کرتا جا۔

(ر ئ) تو اپنی بلند خیالی سے پست خیالی اور کم ہمتی کے عمیق کنوئیں میں غور و تعمق سے نظر کر اور جو لوگ اس میں گرے ہوئے ہیں۔ ان کی اعانت کر۔ اور محبت اور پیار کے ساتھ اُن کو باہر نکال۔ خداوند چاہتا ہے کہ تو بندوں کو خداوند اپنے سچے خدا کی طرف بلائے۔ اور یقین دلائے۔ کہ خداوند ہر ایک ایسے شخص کو چاہتا ہے جو خدا کے بندوں کو پیار کرتا ہے۔ اُن کی اعانت کرتا ہے۔ انہیں خطاکاری

سب سے پہلے دیکھنے والا اور بغیر آنکھوں کے دیکھنے والا ہے۔ وہ سننے والا اور سب کچھ
سننے والا۔ اور آواز آنے سے اول سننے والا اور بغیر سماعت سننے والا ہے۔ وہ
کمال صدق ہے اور اس میں سچ اور جھوٹ کا تلازمہ ہی نہیں۔ وہ ایک ہے
اور اس کے بعد دو تین وغیرہ کی گنتی ہی نہیں۔ وہ اول ہے اور اس کے بعد کوئی
نہیں۔ وہ آخر ہے اور اس سے پہلے کچھ نہیں۔ وہ کل ہے اور کل میں ہے۔
زندگی کا موضوع اور دین کا ایمان ہے۔ وہ اپنی آپ مثال۔ اپنا آپ نمونہ
اپنی آپ نظیر۔ بے مثل۔ بے مثال۔ بے نمونہ اور بے نظیر ہے۔ وہ بلندی کی
بلندی سے بلند اور عرش و فرش کی قید سے بری ہے۔ وہ علم کا اصل اصول اور
فن کا فرع فروع ہے۔ وہ ایجاد و ابداع اختراع میں نرالا اور یکتا ہے۔
اُس کے افعال حکمتوں سے بھرے ہوئے اور اُسکے احکام عدالت سے گُتھے
ہوئے ہیں۔ وہ عناصر کا خالق عناصر کی جان ہے۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ چلنا
پھرنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا زندگی کے قیام کے لئے ہے اور زندگی اُس کے لئے ہے
ماضی۔ حال۔ استقبال اُس کے لئے ایک زمانہ ہے۔ نہ اُسکی فراخی کے ساتھ
تنگی ہے۔ نہ تنگی کے ساتھ فراخی ہے۔ حیات۔ قدرت۔ علم۔ حکم۔ رحم۔ کرم۔ عدالت
عفت اُس کے ذاتی جوہر ہیں۔ وہ سب کا حافظ اور سب کا مالک ہے کوئی
چیز اُس کے حکم کے بغیر نہیں ۔

وہ بچوں کے لئے خون سے چھاتیوں میں دودھ پیدا کرنے والا اور رحم میں
جنین کو غذا پہنچانیوالا۔ وہ اولاد کی پرورش کے لئے والدین میں سچی محبت اور

کا فکر کرو۔ کیونکہ اس کی بے پرواہی بے حیثیتی میں داخل ہے +

امر تی) لوگو! سنو! صداقت کی توفیق سے بولو۔ اور رب العزت کی رضا کے مطابق چلو۔ دیکھو سچ کو نہ جھٹلاؤ۔ اور نہ جھوٹ کو سچ کے لباس میں لانے کی کوشش کرو۔ صداقت جس ایمان کا اقرار کراتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خداوند تمام موجودات کا خدا ایک مقدس اور پاک ہستی ہے۔ جو اپنے آپ میں ہر طرح کامل ہے اور اُسے کسی حالت میں کسی غیر کی طرف احتیاج نہیں وہ منزہ اور پاک ہے اور اُسے کبھی کوئی کسی طرح کا الزام نہیں لگا سکتا وہ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے۔ دیر و حرم میں اُسکی کچھ خصوصیت نہیں وہ بذات خود ہے اور اُسکی ہستی کی ضد کوئی ہستی نہیں ہے۔ اُس کی تقدیر اسباب کی جان ہے اور اُسکی خالقیت تمام اجسام پر حاوی ہے۔ وہ خود قادر ہے اور نظام قدرت کے لئے انتظام اُس کا ایک کرشمہ ہے۔ وہ کمال حکمت ہے اور ہستی میں بھی اسکی ہستی مقدم ہے۔ مادہ اُس کے سہارے ہے اور اُس سے ہے اور اُسے مادہ کی محتاجی نہیں۔ وہ فعل فاعل مفعول کی ہستی سے اول اور حد سے پرے ہے اس کی ابتدا وہاں سے ہے جہاں ابتدا نہیں۔ اور اُس کی انتہا وہاں تک ہے جہاں انتہا نہیں وہ موجودات کی جان کی جان اور دلی مقصد ہے وہ نور کے نور کا نور نور علے نور سراپا نور ہے اور کامل سرور ہیں ہے۔ وہ جاننے والا اور سب کچھ جاننے والا۔ اور ہونے سے پہلے جاننے والا اور دولت کے سوا جاننے والا ہے۔ وہ دیکھنے والا اور سب کچھ دیکھنے والا۔ اور عمل میں آنے

بے لگاؤ الفت کا رشتہ قائم کرنے والا۔ وہ چھوٹوں کی خدمت کے لئے بڑوں کو مجبور کرنے والا۔ وہ دلوں میں رحم اور نیکی کی تحریک پیدا کرنے والا۔ وہ یقین کا آسرا۔ وہ تسکین کا سہارا۔ وہ بیکسوں کا ملجا۔ غریبوں کا ماوا۔ وہ سکھانے والا۔ وہ سمجھانے والا۔ وہ پیار کرنے والا۔ وہ جان کا حفیظ۔ دین و ایمان کا حافظ۔ پیارے ناموں والا ارحم الراحمین بڑا ہی پیارا خدا ہے۔

(س ا) اور یہ سب باتیں جہاں کہیں جاؤ سناؤ۔ شائد کوئی سنبھلے۔ کیونکہ بھیڑوں کے ریوڑ میں جدھر ایک جاتی ہے۔ ساری کی ساری بھیڑیں اُس کے پیچھے چل پڑتی ہیں۔ اس طرح دنیا کے سنبھل جانے کی امید پڑتی ہے۔ مگر دیکھو وعدہ فراموش کو اپنے ساتھ مت ملاؤ۔ کیونکہ وہ اپنے اعتقاد کو بھی وعدے کے ساتھ فراموش کر چکا ہے ⁂

اللہ بس باقی ھوس

خادم قوم

بنی نوع ہر جنس کا سچا خیر خواہ مفتی محمد الدین

ساکن شادیوال ضلع گجرات